جون ۶۱ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Regd. L. No. 5588

اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِہٖ کَمِشْکٰوۃٍ فِیْھَا

مصباح

ربوہ

قیمت فی پرچہ
۸ آنے

سالانہ چندہ
۶ روپئے

تعاونوا علی البرّ والتقویٰ !

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۱) محترمہ والدہ صاحبہ جناب میجر ڈاکٹر محمود احمدؐ صاحب شہید نے ۵ روپے اعانتِ مصباح کے لئے ارسال فرماتے ہیں۔
فجزاھا اللہ احسن الجزاء۔

(۲) مکرم قریشی فیروز محی الدین صاحب تحریر فرماتے ہیں: "اشاعتِ مصباح کی غرض سے گزشتہ شمارہ مولوی غلام حسین صاحب کے اہلِ خانہ کو دیا گیا۔ انہوں نے بعد از مطالعہ خریداری کی خواہش کی۔ چنانچہ اُن کی طرف سے سالانہ چندہ مبلغ چھ روپے ارسال ہے اُن کے نام رسالہ جاری کر دیا جائے۔"

(۳) اہلیہ صاحبہ ماسٹر محمد ابراہیم صاحب خلیل نے پہلی بچی کی پیدائش پر ایک روپیہ اعانتِ مصباح میں ارسال کیا ہے فجزاھا اللہ احسن الجزاء۔ ان کے ہاں یہ بچی ۲۶ ۵/۵۱ بروز ہفتہ کو پیدا ہوئی۔ حضور ایدہ اللہ نے "آمنہ" نام تجویز فرمایا۔ مصباحی بہنیں نومولودہ کی درازیٔ عمر اور خادمِ دین بننے کے لئے دعا فرمائیں !

(ادارہ)

روانگی :-

مورخہ ۲ ۶/۵۱ کو صبح چناب ایکسپریس کے ذریعہ محترمہ نصیرہ نزہت صاحبہ ربوہ سے اپنے میاں حافظ بشیر الدین صاحب کے ہمراہ تبلیغِ احمدیت کے لئے ماریشس روانہ ہو گئیں۔ بہنیں دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں بخیریت منزلِ مقصود تک پہنچائے اور تبلیغِ احمدیت کی انہیں کما حقہ توفیق عطا فرمائے اور انہیں ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے۔ آمین !

(ادارہ)

لجنہ اماء اللہ راولپنڈی

چندہ امۃ الحی لائبریری سو فیصدی پورا کرنے والی لجنات کی فہرست مصباح میں شائع کی جا چکی ہے۔ اس میں غلطی سے لجنہ اماء اللہ راولپنڈی کا نام اندراج سے رہ گیا ہے۔ اس لجنہ نے بھی اپنا چندہ سو فیصدی ادا کر دیا ہے۔

پیاری بہنو! رمضان شریف آ گیا ہے۔ آپ نے اسوۂ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل کرتے ہوئے ماہِ رمضان میں کچھ صدقہ و خیرات بھی کرنا ہے۔ اور جو بہنیں روزہ رکھنے سے معذور ہیں انہوں نے فدیہ بھی دینا ہے۔ اسلئے اپنی بہنوں کی خدمت میں میری درخواست ہے کہ وہ

اللہ نور السموٰت والارض مثل نورہ کمشکوٰۃ فیہا مصباح

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ماہنامہ

مصباح

(جلد ۲۳ ——— نمبر ۳)

احمدی مستورات کا علمی و ادبی ماہوار رسالہ

زیر انتظام لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ

احسان ۱۳۳۰ ہش - جون ۱۹۵۱ء

مدیرہ

امۃ اللہ خورشید

فہرست مضامین

اتحاد، مدیرہ ۲

ملفوظات، ۴

ذکرِ حبیب، حضرت مفتی محمد صادق صاحب ۵

احادیث النبیؐ، ۶

بخاری شریف کی اک روایت (نظم) مکرم عبدالسلام صاحب اختر ایم

خاکسار کے نام (نظم)، مکرم مولوی مصلح الدین احمد صاحب راجیکی ۹

اسلامی قانون شادی، ماخوذ از سیرۃ خاتم النبیین حصہ دوم ۱۱

منہم من قضٰی نحبہ ومنہم من ینتظر، حضرت چھوٹی آپا صاحبہ ۱۷

۱۲ اپریل کی یاد میں (نظم)، مکرم علی محمد صاحب بی ٹی ۲۴

نیکی کی سفیدی اور گناہوں کی سیاہی، سہیلہ خاتون صاحبہ

مرکز احمدیت (نظم)، ۲۷

احمدی امریکن بہنوں کے دلچسپ اور قابلِ رشک حالات بیگم صوفی مطیع الرحمٰن صاحب، ۲۹

گولڈ کوسٹ میں تبلیغ احمدیت، بیگم مولوی نذیر احمد علی صاحب

ہمارے اسلاف، انجمن آرا بیگم صاحبہ، ۳۳

لجنہ اماء اللہ کی سرگرمیاں، ۳۴

رپورٹ تبلیغی وفد مگھیانہ، ۳۶

بزم مصباح
مدیرہ کی ڈاک } ۳۷

المائدہ، ۳۸

کشیدہ کاری، ایم صادقہ میر، ۳۹

وصایا، ۳۱

شیخ خورشید احمد شاد پرنٹر و پبلشر نے پنجاب الیکٹرک پریس لائلپور میں چھپوا کر دفتر رسالہ مصباح ربوہ ضلع جھنگ سے شائع کیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اتحاد

مُدیرہ

مسلمانوں کو اگر اِس وقت کسی چیز کی سب سے زیادہ ضرورت ہے تو وہ اتحاد اور باہم محبت و یگانگت ہے۔ کیونکہ ہر بڑی طاقت اپنے سے چھوٹی طاقت کو اپنے اندر ہضم کرنے کی منتظر نظر آتی ہے۔ دُنیا میں ایک فریق دوسرے فریق کا حریف نظر آتا ہے جس طرح بلّی چوہے کی تاک میں رہتی ہے بعینہٖ طاقتور مُلک اور قوم اپنے سے کمزور مُلک اور قوم کو چوہے کی حیثیت دے رہے ہیں۔ مسلمانوں میں جہاں دیکھو انتشار اور آپس میں کا خلفشار پایا جاتا ہے۔

اسلامی اخوّت نام کو بھی نہیں پائی جاتی۔ مسلمان قوم جہاں دوسرے امور میں دُنیا کے لئے نمونہ تھی وہاں آج تفرقہ بازی اور فرقہ بندی کے گورکھ دھندے میں بھی پیش پیش ہے۔ مسلمانوں کا اوڑھنا اور بچھونا باہم عداوت و دشمنی ہے۔ اکنافِ عالم میں بسنے والے مسلمانوں کی زندگی کی ناؤ تلاطم خیز دریا میں موت و حیات کی کشمکش میں مبتلا ہے کیونکہ کشتی کے بادبان لمبی تانے سو رہے ہیں اور دریا کے نہنگ مُنہ کھولے مسلمانوں کو ہڑپ کرنے کو تیار ہیں۔ جیسا۔ برطانیہ و امریکہ مسلمانوں کی کشتیٔ حیات کو کنارے لگنے نہیں دیتے ویسا ہی روس مسلمانوں کو صفحۂ ہستی سے مٹانا چاہتا ہے اور بلّی کی طرح للچائی ہوئی نظروں سے تاک میں ہے کہ کب موقع ملے تو وہ مسلمانوں کی زندگی کے ڈورے کس دے۔ نیز بنی اسرائیل "گھر کا بھیدی لنکا ڈھائے" والا معاملہ کر رہا ہے۔ غرضیکہ ہر مُلک و قوم مسلمانوں کو صفحۂ ہستی سے مٹا کر ہوا الجند اکیا چاہتی ہے۔ اور اِدھر مسلمانوں کی تمام تر کوشش آپس میں بے وفائی اور بادیہ پیمائی میں مصروف ہے۔ وہ اپنی انتہائی محنت اور اَن تھک کوششوں کو اپنے حریفوں کے لئے آلۂ کار بنا رہے ہیں۔ دشمن، ہاں سمجھدار دشمن مسلمان قوم کی تباہی اُس کے اپنے ہاتھوں کروانا چاہتا ہے اور مسلمان اپنی سادہ لوحی اور کم عقلی اور ناتجربہ کاری اور بہت کچھ باہمی دشمنی و عداوت کے باعث سب کچھ کر گزرنے کو تیار ہے۔

یہ حقیقت ہے کہ اگر مسلمانوں نے وقت کو ہاتھ سے کھو دیا تو جس طرح دن کے وقت اختر شماری ناممکن ہے اسی طرح ممکن نہیں کہ ان کی قسمت پھر یاوری کرے۔ بلکہ مسلمانوں کو چاہیئے کہ وہ بادلوں کی گرج کو پہچانیں اور ہواؤں کے رُخ کو دیکھیں اور اپنے نفسانی و ذاتی جھگڑوں کو مٹا کر ٹوٹی ہوئی تسبیح کے بکھرے ہوئے دانوں کو ایک مضبوط دھاگے میں پرو دیں۔ اور آپس کے بکھرے ہوئے شیرازہ کو ایک سلک میں منسلک کر لیں تا کہ وہ دشمن کے دباؤ سے منتشر نہ ہو سکیں بلکہ میدانِ عمل میں باہم شیر و شکر ہو کر دشمن کی سوچی سمجھی ہوئی سکیموں کو کھٹائی میں ڈال دیں اور خدائے واحد کی طرح

آپس میں وحدت کا سبق سیکھیں اور منصۂ شہود کے چپہ چپہ پر اپنی کھوئی ہوئی عظمت کا پرچم دوبارہ گاڑ دیں اور دشمن پر کھلے بندوں اعلان کر دیں کہ وہ دن گئے جب خلیل خاں فاختہ اُڑایا کرتے تھے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پس عقلمند را اشارہ کافی است کے مصداق مسلمانوں کو چاہیئے کہ وقت کی نزاکت اور دینِ اسلام کی اہمیت کو سمجھیں اور اپنے اعمال کو جانچیں کہ انہیں کیا کرنا چاہیئے تھا اور کیا کر رہے ہیں۔ اور یہ بھی یاد رہے کہ ظاہر کے ساتھی وقت کے دشمن ثابت ہوں گے مصیبت کے وقت سایہ بھی ساتھ نہیں دیتا تو دشمن کہاں کام آئیگا۔ ہاں اگر کوئی چیز کشتیٔ حیات کو پار لگانے کے کام آسکتی ہے تو وہ باہم اتحاد و محبت ہے۔ پس تمام مسلمانوں کو چاہیئے کہ خواہ وہ دُنیا کے کسی کنارے پر بستے ہوں وہ یکجہتی اور کامل اتحاد کے دامن کو تھامیں اور اتحاد کو ہی اپنا اوڑھنا اور بچھونا بنائیں تاکہ مسلمانوں کی تمام بستیاں خواہ وہ سمندر کے اِس طرف ہوں یا اُس طرف دشمنوں کے حملوں سے محفوظ ہو سکیں۔ اہلِ پاکستان خصوصاً اِس سبق کو دہرائیں کیونکہ وہ ابھی نئی نئی آزادی کے حامل ہوئے ہیں اور انہیں اس باغ کے پھول بن کر رہنے میں بدرجہ اولیٰ اتحاد کی ضرورت ہے۔

ربوہ میں زنانہ کالج

احباب کو معلوم ہو گیا ہوگا کہ ربوہ میں زنانہ کالج "جامعہ نصرت" کے نام سے کھل چکا ہے۔ احباب کو چاہیئے کہ اپنی بچیوں کو آئندہ تعلیم کے لئے ربوہ بھجوائیں تا وہ دنیوی تعلیم کے ساتھ ساتھ دینی تعلیم اور دینی ماحول حاصل کر سکیں۔ کالج کے ساتھ ہوسٹل کا بھی انتظام ہوگا۔ فی الحال صرف فسٹ ایر (ایف۔ اے) کھولی گئی ہے۔ پراسپیکٹس اور فارم داخلہ پرنسپل جامعہ نصرت ربوہ سے منگوائے جا سکتے ہیں۔ داخلہ شروع ہو چکا ہے جو چودہ ۱۴ جون تک جاری رہے گا۔ آنے والی طالبات اپنے ہمراہ دین اور کیریکٹر سرٹیفکیٹ ہمراہ لائیں۔

مریم صدیقہ

ڈائریکٹرس جامعہ نصرت۔ ربوہ

مصباحی بہنوں سے کچھ!

تمام مصباحی بہنوں سے گذارش ہے کہ وہ جلد سے جلد اپنے بقایاجات صاف کر کے پیشگی سالانہ چندہ مصباح ادا فرما کر مشکور فرماویں کیونکہ رسالہ کی مالی ضروریات کے لئے روپیہ کی فوری ضرورت ہے۔

(مُدیرہ)

مصباح کی توسیع اشاعت کے سلسلہ میں کوشش کرنا مصباحی بہنوں کا ادارہ کے ساتھ تعاون کا عملی ثبوت ہے۔ لہذا مصباح کی توسیع اشاعت میں کوشاں رہیئے!۔

ملفوظات سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السّلام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"جماعت کو تقویٰ کی نصیحت"

"مَیں اپنی جماعت کو مخاطب کر کے کہتا ہوں کہ ضرورت ہے اعمال صالحہ کی۔ خدا تعالیٰ کے حضور اگر کوئی چیز جا سکتی ہے تو وہ یہی اعمال صالحہ ہیں۔ اِلَیْہِ یَصْعَدُ الْکَلِمُ الطَّیِّبُ (سورہ فاطر) خود خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ اِس وقت ہمارے قلم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلواروں کے برابر ہیں۔ لیکن فتح اور نصرت اُسی کو ملتی ہے جو متقی ہو۔ خدا تعالیٰ نے یہ وعدہ فرما دیا ہے کَانَ حَقًّا عَلَیْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ سَبِیْلًا اللہ مومنوں پر کافروں کو راہ نہیں دیتا۔ اسلئے یاد رکھو کہ تمہاری فتح تقویٰ سے ہے۔ ورنہ عرب تو نرے لیکچرار اور خطیب اور شاعر ہی تھے۔ اُنہوں نے تقویٰ اختیار کیا خدا تعالےٰ نے اپنے فرشتے اُن کی امداد کے لئے نازل کئے۔ تاریخ کو اگر انسان پڑھے تو اُسے نظر آجائے گا کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے جس قدر فتوحات کیں وہ انسانی طاقت اور سعی کا نتیجہ نہیں ہو سکتا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تک ۲۳ سال کے اندر ہی اندر اسلامی سلطنت عالمگیر ہو گئی۔ اب ہم کو کوئی بتا وے کہ انسان ایسا کر سکتا ہے۔ اِسی لئے اللہ تعالےٰ بار بار فرماتا ہے اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِیْنَ ھُمْ مُّحْسِنُوْنَ بھی ہوں۔ متقی کے معنے ہیں ڈرنے والا۔ ایک ترک شر ہوتا ہے اور ایک اضافۂ خیر۔ متقی ترکِ شر کا مفہوم اپنے اندر رکھتا ہے۔ اور محسن افاضۂ خیر کو چاہتا ہے۔ مَیں نے اِس کے متعلق ایک حکایت پڑھی ہے کہ ایک بزرگ نے کسی کی دعوت کی۔ اور اپنی طرف سے مہمان نوازی کا پُورا اہتمام کیا اور حق ادا کیا۔ جب وہ کھانا کھا چکے تو بزرگ نے بڑے انکسار سے کہا کہ مَیں آپ کے لائق خدمت نہیں کر سکا۔ مہمان نے کہا کہ آپ نے مجھ پر کوئی احسان نہیں کیا بلکہ مَیں نے احسان کیا ہے۔ کیونکہ جس وقت تم مصروف تھے مَیں تمہاری املاک کو آگ لگا دیتا تو کیا ہوتا۔ غرض متقی کا کام یہ ہے کہ بُرائیوں سے باز آوے۔ اِس سے آگے دوسرا درجہ اضافۂ خیر کا ہے۔ جس کو یہاں مُحْسِنُوْنَ کے لفظ سے ادا کیا گیا ہے۔ کہ نیکیاں بھی کرے۔ پُورا استباز انسان تب ہوتا ہے جب بدیوں سے پرہیز کر کے یہ مطالعہ کرے کہ نیکی کونسی ہے؟"

ذکرِ حبیبؑ

از حضرت مفتی محمد صادق صاحب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۵) کرم الدین کے مقدمہ میں جب حضرت مسیح موعودؑ جہلم تشریف لے گئے تھے تو جہلم کے ریلوے سٹیشن پر ایک انگریز سیاح بھی ریل میں سفر کر رہا تھا اس کو جب حضورؑ کے متعلق معلوم ہوا تو اُس نے حضورؑ سے اجازت چاہی کہ میں آپکا فوٹو لے لوں۔ حضورؑ نے اجازت دے دی۔ اس نے پلیٹ فارم پر کھڑے ہو کر فوٹو لیا۔

---

(۶) مقدمہ کرم الدین کے واسطے جب حضورؑ جہلم تشریف لے گئے تھے تو رات کے وقت جس کمرہ میں حضورؑ کے سونے کے لئے چارپائی بچھائی گئی تھی اُس کمرہ میں حضورؑ کی چارپائی کے پاس میں بھی اپنا بستره کر کے لیٹ گیا۔ پچھلی رات کے قریب مجھے محسوس ہوا کہ حضورؑ کو کچھ سردی محسوس ہو رہی ہے۔ میں نے چاہا کہ میں اپنا لحاف بھی حضورؑ کے اُوپر ڈال دوں مگر حضورؑ نے ایسا کرنے کی اجازت نہ دی۔

---

(۷) گورداسپور کے ایک سفر میں سردی کا موسم تھا رات کے وقت جس کمرے میں حضور سوتے تھے اُسی میں میں بھی ایک چھوٹی سی چارپائی بچھا کر سو جاتا تھا۔ اور ایک وقت دکھانے والی چھوٹی گھڑی، اور کاغذ اور پنسل سرہانے رکھتا تھا۔ رات کے وقت گاہے حضورؑ فرماتے تھے "مفتی صاحب! مجھے یہ الہام ہوا ہے۔ آپ لکھ لیں۔ ایسا نہ ہو پھر بھول جاوے۔" اور مجھ سے پوچھتے "اب وقت کیا ہے؟" میں عرض کر دیتا۔

ایک شب وہاں مجھے محسوس ہوا کہ حضورؑ کو سردی ستا رہی ہے۔ میں نے عرض کی کہ میرے پاس اپنے لحاف کے علاوہ ایک ہلکی سی دُلائی بھی ہے۔ حضورؑ نے اجازت دی کہ میں وہ دُلائی حضورؑ کے اُوپر اوڑھا دوں +

درخواستِ دُعا

میرے چھوٹے بھائی ظفر اللہ خان صاحب نے امسال ایف ایس سی میڈیکل کا امتحان دیا ہے۔ بذریعہ پرچہ ماہ حال بہنیں اس کی کامیابی کے لئے دُعا فرمائیں۔

عطاء اللہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احادیث النبی

(۱) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ روزہ ایک ڈھال ہے (جس سے انسان منکرات و فواحش سے بچ سکتا ہے اور اس طرح اللہ تعالیٰ کے عذاب سے محفوظ رہ سکتا ہے) لہذا روزہ دار کو چاہیئے کہ فحش بات نہ کہے، جہالت نہ کرے۔ اگر کوئی شخص اُس سے لڑے یا اُس کو گالی دے تو اُس کو جواباً گالی نہ دے یا اس سے لڑائی نہ کرے۔ بلکہ روزہ کے احترام اور اُس کی فضیلت کو مدنظر رکھتے ہوئے اُس کو یہ دو مرتبہ کہے کہ میں روزہ دار ہوں۔ قسم ہے اُس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ روزہ دار کے مُنہ کی خوشبو اللہ کے نزدیک مُشک کی خوشبو سے زیادہ عمدہ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ روزہ دار اپنا کھانا پینا اور اپنی خواہش میرے لئے چھوڑ دیتا ہے۔ روزہ میرے لئے ہی ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا۔ ہر نیکی کا ثواب دس گنا ملتا ہے۔ لیکن اس نیکی کا ثواب بہت زیادہ ہے کیونکہ اس کے بدلہ میں خدا تعالیٰ مل جاتا ہے۔

(بخاری)

(۲) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب رمضان آتا ہے تو جنت کے دروازے کُھل جاتے ہیں (یعنی اِس ماہ میں ایسے اسباب مہیا ہوتے ہیں۔ اگر انسان ان کو اختیار کرے تو جنت حاصل کر سکتا ہے) ایک دوسری روایت میں یوں ہے کہ جب رمضان آتا ہے تو آسمان کے دروازے کُھل جاتے ہیں اور دوزخ کے بند ہو جاتے ہیں اور شیاطین جکڑ دیئے جاتے ہیں۔ یعنی عام نیکی کے ماحول سے بد اور بدی دب جاتے ہیں۔ نفسانی خواہشات بھی روزہ کے اثر سے پژمردہ ہو جاتی ہیں۔" (بخاری)

(۳) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضورؐ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ ابن آدم کے تمام اعمال اُس کے لئے ہوتے ہیں، سوائے روزہ کے کہ وہ میرے لئے ہے۔ اور میں خود اس کا بدلہ دوں گا۔۔۔۔۔۔۔۔ روزہ دار کو دو فرحتیں حاصل ہوتی ہیں جن سے وہ خوش ہوتا ہے۔ ایک تو افطار کے وقت خوش ہوتا ہے۔ دوسرے جب اپنے پروردگار سے ملے گا تو روزے کے ثواب سے خوش ہوگا۔ (بخاری)

(۴) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص جھوٹ بولنا اور بُرا کام کرنا نہ چھوڑے تو اللہ تعالیٰ کو اِس بات کی ضرورت نہیں کہ ایسا شخص روزہ کا نام کر کے اپنا کھانا پینا چھوڑے۔

(بخاری)

(۵) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لوگو! سحری کھایا کرو۔ اسلئے کہ سحری میں برکت ہے۔ سحری کھانے سے انسان کے قوے مضبوط رہیں گے اور روزہ اچھی طرح نبھا سکو گے بصورت دیگر ضعف کی وجہ سے عبادت میں خلل کا خطرہ ہے۔

(بخاری)

(۶) حضرت زیدؓ بن ثابت انصاری سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سحری کھائی اور نماز کے لئے کھڑے ہو گئے۔ کسی نے دریافت کیا کہ حضورؐ کے سحری کھانے اور اذان میں کتنا وقفہ ہوتا ہے۔ فرمایا۔ اتنا کہ جس میں کوئی شخص پچاس آیات کی تلاوت کرے۔ (بخاری)

(۷) حضرت عائشہ اور حضرت ام سلمیٰ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب کبھی رمضان میں صبح ہو جاتی اس حالت میں کہ آپؐ جماع کے سبب جنبی ہوتے تو آپ روزہ رکھ لیتے اور بعد میں غسل کر لیتے۔ (بخاری)

(۸) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب کوئی شخص روزہ میں بھول کر کھا پی لے تو وہ اپنے روزہ کو پورا کرے۔ کیونکہ یہ تو اللہ تعالیٰ نے اُسے کھلایا پلایا ہے۔ (بخاری)

(۹) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بحالت صوم اپنی بیویوں کو چوم لیا کرتے مگر آپ اپنی خواہش پر تم سب سے زیادہ قابو رکھتے تھے۔ اس لئے جو شخص اپنے نفس پر قابو نہ پا سکے اور مجامعت کا خطرہ ہو تو اُسے چاہیئے کہ وہ اسکے قریب بھی نہ جائے۔ (بخاری)

(۱۰) حضرت جابرؓ بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کسی سفر میں تھے آپ نے ایک اژدحام دیکھا جس میں لوگ ایک شخص پر سایہ کئے ہوئے تھے، آپ نے دریافت فرمایا یہ کون ہے؟ لوگوں نے عرض کی یہ روزہ دار ہے۔ آپؐ نے فرمایا "سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں ہے"۔

(بخاری)

(۱۱) حضرت ابو الدرداءؓ کہتے ہیں کہ ہم گرمی کے موسم میں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کسی سفر کو نکلے۔ گرمی اتنی شدید تھی کہ ہم اپنے سروں پر ہاتھ رکھ کر سایہ کر رہے تھے۔ ہم میں کوئی روزہ دار نہ تھا سوائے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور ابن رواحہ کے۔ (بخاری)

(۱۲) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "لوگ ہمیشہ نیکی پر رہیں گے جب تک کہ وہ جلد افطار کیا کریں گے"۔

(بخاری)

(۱۳) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "تم میں سے کوئی شخص رمضان سے ایک دو دن پہلے روزہ نہ رکھے ہاں اگر کوئی شخص اس سے پہلے عام روزہ رکھتا ہو تو اس سے پہلے بھی رکھ لے"۔

(بخاری)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بخاری شریف کی اِک روایت

عبدالسلام صاحب اختر ایم۔اے

سنو! اے اہلِ ایماں یہ حکایت
بخاری میں اِک آتی ہے روایت

کہ اہلِ حق کو سمجھاتے تھے اِک دن
رسول اللہؐ فرماتے تھے اِک دن

مسلمانو! اِک آئے گا زمانہ
بدل جائے گا عالم کا فسانہ

عداوت کا علَم ہوگا زمیں پر
کہ اِک ظلمت سی مہرِ آتشیں پر

نہ ہوگا بھائی بھائی کا شناسا
ہر اِک ہوگا متاعِ زر کا پیاسا

سعادت جا چھپے گی آسماں میں
شقاوت بیج بوئے گی جہاں میں

سحر کی ضَو بھی تھرّائے گی ہر سُو
سیاہی شب کی چھا جائیگی ہر سُو

رہے گا ہٹ کے مرکز سے زمانہ
چمن سے دُور ہوگا آشیانہ

قیامت اپنا مُنہ کھولے رہے گی!
زمیں اُڑنے کو پَر تولے رہے گی!

مگر دُنیا کے ایسے دَور میں بھی
جماعت ایک ہوگی اِنس و جاں کی

جو عرصہ گاہِ بزمِ این و آں پر
فرازِ عرش پر، فرشِ زماں پر

بشکلِ بندگی دائم رہے گی
خدا کے حکم پر قائم رہے گی

جو شامل ہوگا اُس کے کارواں میں
وہ عزّت پائیگا دونوں جہاں میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خاکسار کے نام

مُصلح الدّین احمد فراز بُج راجیکی از پشاور

نہ آنسو نہ آہیں نہ سوزِ نہانی — تیری زندگی بھی ہے کیا زندگانی
بدل جائیں اب بھی جو اطوار تیرے — یہی لَنْ تَرَانِي ہے سَوْفَ تَرَانِي
سلیقہ نہیں تجھ کو رونے کا ورنہ — بڑے کام کا ہے یہ آنکھوں کا پانی
بھروسہ نہ کر عالمِ رنگ و بُو پر — ڈھلکتی سی چھاؤں ہے دُنیائے فانی
بقا اس چمن میں کسی کو نہیں ہے — یہ دل کے تقاضے بھی ہیں آنجہانی
یہ صبحِ بنارس ہے شامِ غریباں — یہ شامِ اَودھ ہے فقط اک کہانی
کہاں ہیں وہ گنگ و جمن کی بہاریں — کہاں ہیں وہ بھارت کی باتیں پُرانی
کہاں ہے وہ متھرا کا مہرِ درخشاں — کہاں ہیں وہ مُرلی کی تانیں سُہانی
کہاں ہیں وہ ماہِ اَجودھیا کے جلوے — کہاں ہے وہ ماتا کوشلیا سی رانی
کہاں ہیں وہ گوتم کے گُن کی سبھائیں — کہاں ہے وہ شہرِ گیا کا گیانی
کہاں ہیں وہ راجہ بھرائچ کے چرچے — کہاں ہے وہ جیتو کی اب راجدھانی
کہاں ہیں وہ اجداد و اسلاف تیرے — کہاں ہیں وہ عہدِ گذشتہ کے بانی
بہت ہیں جو مرگھٹ میں پھونکے گئے ہیں — بہت ہیں جو زیرِ زمیں ہیں نہانی
ذرا کھول آنکھیں تو غافل کہاں ہے — بڑی بے بھروسہ ہے یہ زندگانی
اُٹھا دِل کو اس گلشنِ ماسوا سے — لگا اُس خدا سے جو لَو ہے لگانی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہ عشوے یہ غمزے ہیں خوابِ پریشاں — یہ حُسنِ جوانی ہے جھوٹی کہانی
سنبھل جا کہ ہے وقت روزِ جزا کا — وہ دیتا ہے آواز عیسیٰؑ ثانی
وہ سالارِ خیرِ اُمَم وہ مسیحا — وہ مہدیٔ معہود شاہِ زمانی
وہ عرفانِ یزداں کا ظلِّ محمدؐ — وہ ایمانِ ایزد کا یٰسینِ ثانی
وہ چرخِ نبوت کا ماہِ فروزاں — وہ تختِ ولایت کا تاجِ کیانی
وہ برجِ سعادت کا مہرِ منوّر — وہ دُرجِ حقیقت کا لعلِ یمانی
وہ طُورِ حرا کی اداؤں کا محرم — وہ حُسنِ مزمّل کی دلکش نشانی
وہ جانِ شریعت وہ رُوحِ طریقت — وہ اقلیمِ عفت کا صاحبقرانی

وہ مُصلح، وہ مہدی، وہ ماوائے ملّت!
وہ شاہِ جہاں، احمدِ قادیانی

الوداعی پارٹی

نصرت گرلز ہائی سکول کی طرف سے مورخہ ۲۴ مئی ۱۹۵۱ء کو محترمہ نصیرہ نزہت صاحبہ کو الوداعی پارٹی دیگئی جس میں انکی خدمت میں محترمہ استانی سیدہ سیدہ صاحبہ نے ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا کہ اس امر سے خوشی محسوس ہوتی ہے کہ آپ ہمارے سکول کی ہونہار طالبہ ہیں اور اللہ تعالیٰ نے آپکو ماریشس میں تبلیغ اسلام کا موقع عطا فرمایا۔ ہم امید کرتی ہیں کہ آپ پورے انہماک اور کامل جدوجہد کیساتھ اپنے اس فرضِ منصبی کو ادا کریں گی۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔!

پھر محترمہ نصیرہ نزہت صاحبہ نے ایڈریس کا جواب دیتے فرمایا کہ یہ سراسر فضلِ ایزدی ہے کہ اُس نے مجھے خدمتِ احمدیت کا موقع دیتے ہوئے تبلیغ اسلام کیلئے ماریشس جانیکی توفیق دی۔ بہنیں دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ مجھے اپنے فرض کو کما حقہ ادا کرنیکی توفیق دے۔ آمین!

اس پارٹی میں سکول کی معلمات کے علاوہ دیگر معزز خواتین بھی شریک تھیں۔ دُعا کے بعد یہ تقریب ختم ہوئی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلامی قانونِ شادی

{ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ نے اپنی کتاب سیرۃ خاتم النبیین حصہ دوم میں "اسلامی قانونِ شادی" کے متعلق نہایت نفیس بحث رقم فرمائی ہے جو احمدی بہنوں کے ازدیادِ علم کے لئے شائع کی جاتی ہے۔ (ادارہ) }

اسلام سے قبل عربوں میں کوئی خاص قانونِ شادی و طلاق مقرر نہیں تھا بلکہ محض ایک رسم یا طریقِ عمل کی صورت تھی اور اس کی پابندی بھی ہر شخص کی اپنی مرضی پر موقوف تھی اور اسی لئے ملک کے مختلف حصوں اور مختلف قبائل میں یہ طریق عمل مختلف صورتیں رکھتا تھا۔

عام طور پر یہ سمجھنا چاہیئے کہ عرب میں جائز و ناجائز رشتوں میں زیادہ حد بندی نہیں تھی حتیٰ کہ سوتیلی ماں تک سے شادی کرنے میں پرہیز نہیں تھا۔ قریبی رشتہ دار کی بیوہ پر بغیر اسکی مرضی کے زبردستی قبضہ کر لینے کی رسم بھی پائی جاتی تھی۔ نکاح کے طریق مختلف تھے اور ان میں سے چار زیادہ شائع و متعارف تھے۔ ان میں سے ایک تو یہی رسمی نکاح تھا جو بعد میں زیادہ پاک و صاف ہو کر اسلام میں قائم ہوا۔ لیکن باقی تین ایسے گندے اور ناپاک تھے کہ ان کے ذکر تک سے انسانی طبیعت رکتی ہے۔ تعدد ازدواج کی کوئی حد بندی نہیں تھی بلکہ بیویوں کی تعداد ہر شخص کی ذاتی ضرورت، دولت اور شوق پر منحصر تھی۔ بیویوں کے درمیان عدل و انصاف کا کوئی ضابطہ نہیں تھا اور نہ ہی اس کے متعلق خاوند پر کوئی پابندی تھی۔ مرد کے عورت پر اور عورت کے مرد پر کوئی مقررہ حقوق نہیں تھے بلکہ سارا دارومدار مرد کی مرضی پر تھا۔ طلاق کا کوئی قانون نہیں تھا۔ مرد جب اور جس طرح چاہتا تھا عورت کو طلاق دیکر الگ کر دیتا تھا۔ اگر مرد کی مرضی نہ ہو تو عورت کے لئے طلاق حاصل کرنے کا کوئی رستہ نہیں تھا۔ طلاق کے بعد بھی جابر لوگ اپنی مطلقہ عورت پر حکومت رکھتے تھے اور اُسے دوسری جگہ شادی کرنیکی اجازت نہیں دیتے تھے۔ عدت کا قانون بھی کوئی نہیں تھا بلکہ اِدھر جُدائی ہوتی تھی اور اُدھر عورت دوسرے شخص کے ساتھ شادی کے لئے آزاد سمجھی جاتی تھی۔ الغرض شادی و طلاق کے معاملہ میں عرب میں کوئی قانون نہیں تھا بلکہ سارا دارومدار مرد کی مرضی پر تھا۔ اور مرد عموماً اپنی بیویوں کے ساتھ نہایت جابرانہ سلوک کرتے تھے اور عورت کے لئے کوئی دادرسی کی جگہ نہیں تھی۔ اسلام آیا تو اس نے گویا ایک نیا عالم پیدا کر دیا اور محض انتظامی فرق کے سوا کہ جو لابدی تھا اصولاً مرد اور عورت کے مساویانہ حقوق تسلیم کئے اور ان حقوق کی حفاظت و نگہداشت کا کام مرد پر نہیں چھوڑا بلکہ حکومت کے ہاتھ میں دیا اور حکومت کا یہ فرض مقرر کیا کہ وہ خاوند و بیوی کے حقوق میں ایک دوسرے کی دست درازی کو روکے اور خصوصاً ضعیف طبقہ نساء کی حفاظت کرے۔ اور دوسری طرف اسلام نے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اپنے روحانی اور اخلاقی اثر کے ماتحت مردوں کو یہ پُر زور سفارش کی کہ وہ عورتوں کے ساتھ نہ صرف عدل و انصاف بلکہ شفقت و احسان کا معاملہ کریں۔ اور اس معاملہ میں اسلام نے اتنا زور دیا کہ بعض صحابہؓ میں یہ احساس پیدا ہونے لگا کہ اسلام نے تو گویا عورت کو آزاد کر دیا ہے۔

اسلامی قانونِ شادی و طلاق کا اصل الاصول یہ ہے کہ نکاح مرد و عورت کے درمیان ایک سول معاہدہ کا رنگ رکھتا ہے جسے گو عام معاہدات کی نسبت بہت زیادہ محبت و وفاداری اور تقدس اور دوام کا عنصر دیا گیا ہے مگر انتہائی حالات میں وہ ٹوٹ بھی سکتا ہے اور اسی ٹوٹنے کا نام اسلامی اصطلاح میں طلاق یا خلع یا فسخ نکاح ہے۔ یہ سول معاہدہ کس طرح قائم ہوسکتا اور کس طرح ٹوٹ سکتا ہے اس کے متعلق اسلامی قانون کا ڈھانچہ حسب ذیل ہے۔ پہلے ہم قانونِ شادی کو لیتے ہیں:۔

(۱) نکاح کرنا اسلام میں ہر اس مسلمان پر جو اس کی طاقت رکھتا ہو فرض ہے اور تبتل سے منع کیا گیا ہے۔

(۲) نکاح کی اغراض تعدد ازدواج کی بحث میں دوسری جگہ مفصل بیان کی جا چکی ہیں اس جگہ اعادہ کی ضرورت نہیں۔

(۳) جن جگہوں میں رشتہ منع ہے اُن کا اسلام نے صراحت و تعیین کے ساتھ ذکر کر دیا ہے باقی سب کے ساتھ نکاح ہوسکتا ہے کوئی قومی یا نسلی حد بندی نہیں ہے۔ ممنوع رشتے اصولاً یہ ہیں۔ باپ کی بیوی۔ ماں۔ رضاعی ماں۔ بیٹی۔ بیوی کی بیٹی بہن۔ رضاعی بہن۔ خالہ۔ پھوپھی۔ بھتیجی۔ بھانجی۔ ساس۔ بہو۔ ہر خاوند والی عورت اور دو بہنوں کا ایک وقت میں جمع کرنا۔ اس حکم کی مزید تشریح حدیث میں کر دی گئی ہے۔

(۴) نکاح چونکہ مرد و عورت کے ایک معاہدہ کا نام ہے اور انہوں نے ہی اسے نباہنا ہوتا ہے اس لئے نکاح میں فریقین کی رضامندی ضروری ہے۔ یعنی لڑکا اور لڑکی یا مرد و عورت دونو اس تعلق کے قائم کرنے پر رضامند ہونے چاہئیں اور ان کی رضامندی کے بغیر یہ رشتہ قائم نہیں ہوسکتا۔

(۵) باوجود پردہ کی حد بندیوں کے اسلام اس بات کی اجازت دیتا ہے بلکہ اس کی تحریک کرتا ہے کہ نکاح سے پہلے مرد و عورت ایک دوسرے پر نظر ڈال لیں تاکہ شکل وغیرہ کا سوال بعد میں موجب خلش نہ بنے۔

(۶) اسلام میں نکاح اعلان کے ساتھ علی رؤس الاشہاد ہونا ضروری ہے اور خفیہ نکاح کی اجازت نہیں ہے۔ اسی اعلان کی غرض سے اسلام میں یہ طریق مقرر کیا گیا ہے کہ جب خاوند بیوی اکٹھے ہوں تو اس خوشی میں خاوند ایک دعوت دے جس میں حسبِ توفیق اعزہ و احباب اور ہمسائے وغیرہ بلائے جائیں۔ اس دعوت کو اصطلاحی طور پر ولیمہ کہتے ہیں۔

(۷) اگر کسی خاص مصلحت کے ماتحت کسی لڑکے یا لڑکی کا ولی یعنی گارڈین اسکے بچپن کی حالت میں ہی یعنی اُس کے بالغ ہونے سے پہلے اُس کی شادی کرنا چاہے تو کر سکتا ہے کیونکہ بعض اوقات استثنائی صورتوں میں خاص مصالح کے ماتحت ایسا کرنے کی ضرورت پیش آسکتی ہے جس کے لئے قانونی طور پر دروازہ کھلا رہنا چاہیئے۔ مگر ایسی صورت میں لڑکے کو تو حق ہے ہی لڑکی کو بھی لازماً بالغ ہونے پر حاکم کے ذریعہ اس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رشتہ کے منقطع کرنے کا حق ہوگا اور اس کی رضامندی کے بغیر یہ رشتہ قائم نہیں رہ سکیگا۔ اِس حق کو اسلامی اصطلاح میں خیار البلوغ کہتے ہیں۔ مگر یہ خیال رہے کہ ہم نے جو یہ لکھا ہے کہ استثنائی حالات میں نابالغی کے زمانہ میں بھی رشتہ ہو سکتا ہے اِس سے مُراد صرف عقد نکاح ہے زناشوئی کے تعلقات مراد نہیں کیونکہ زناشوئی کے تعلق کے لئے ہر دو کا بالغ ہونا ضروری ہے۔

(۸) گو نکاح کے عقد میں اصل رضامندی فریقین کی ہے اور اُن کی رضامندی کے بغیر نکاح قائم نہیں رہ سکتا۔ اور اگر کسی خاص مصلحت سے بچپن میں نکاح ہو بھی جاوے تو نارضامندی کی صورت میں بالغ ہونے پر وہ قائم نہیں رہ سکتا۔ لیکن چونکہ لڑکی اور خصوصاً کنواری لڑکی طبعاً زیادہ سادہ مزاج اور بھولی ہوتی ہے اور دُنیا کا تجربہ بھی اُسے نسبتاً کم ہوتا ہے اور وہ ان باتوں سے بھی زیادہ آگاہ نہیں ہوتی جن پر اہلی زندگی کی حقیقی خوشی کی بُنیاد قائم ہوتی ہے۔ اور پھر فطرۃً عورت کے اندر قلبی جذبات کا مادہ بھی زیادہ ہوتا ہے جس کی وجہ سے بسا اوقات جذبہ عقل مستور ہو جاتا ہے اسلئے اُسے کسی غلط راستہ پہ پڑنے اور چالاک اور شاطر مردوں کے دھوکے سے بچانے کے لئے اسلام یہ حکم دیتا ہے کہ جب کسی کنواری لڑکی کے رشتہ کا سوال ہو تو اُس کا باپ یا باپ نہ ہو تو کوئی اور قریبی رشتہ دار بطور ولی کے اُس کے ساتھ رہے اور اُسکے مشورہ کے بغیر رشتہ قائم نہ ہو۔ لیکن اگر لڑکی اور ولی میں اختلاف ہو جاوے تو ترجیح لڑکی کی رائے کو دی جائے گی مگر اِس صورت میں یہ ضروری ہوگا کہ اِس اختلاف کو حاکم کے نوٹس میں لایا جاوے۔ تاکہ اگر لڑکی کسی دھوکے کا شکار ہو رہی ہو تو اس کا سدِّباب کیا جا سکے۔ بیوہ عورت چونکہ کنواری کی نسبت شادی کے اونچ نیچ سے بہت واقف ہو چکی ہوتی ہے اور ان امور کو سمجھ چکی ہوتی ہے جن پر اہلی تعلقات بہترین صورت میں چل سکتے ہیں اس لئے اس کے معاملہ میں گو ولی کا ساتھ رہنا پسندیدہ ہے مگر ولی کی رضامندی ضروری نہیں ہے بلکہ وہ خود اپنے اختیار سے فیصلہ کر سکتی ہے۔

یہ مسئلہ ولایت جس کا عنصر تو کم و بیش اکثر مذاہب میں پایا جاتا ہے۔ مگر جسے اسلام نے ایک معین اور تفصیلی قانون کی صورت دے دی ہے ایک نہایت ہی مفید اور بابرکت نظام ہے۔ کیونکہ اس سے لڑکیوں کے نکاح کے معاملہ میں بہت سے دھوکوں کا سدِّباب ہو جاتا ہے۔ اور شریر اور شاطر لوگ سادہ طبع لڑکیوں کو سبز باغ دکھا کر اپنے دامِ تزویر میں پھنسانے کا موقع نہیں پاتے۔ مغربی ممالک میں جہاں آج کل لڑکیوں کو نکاح کے معاملہ میں بہت زیادہ آزادی حاصل ہے وہاں اِس قسم کے واقعات نہایت کثرت کے ساتھ ہوتے رہتے ہیں کہ شاطر لوگ بھولی بھالی لڑکیوں کو اپنی چرب زبانی اور شہوانی محبت کے مظاہروں سے متاثر کر کے اُن کے گارڈینوں کی مرضی اور اطلاع کے بغیر اُن کے ساتھ شادی کر لیتے ہیں۔ اور جب وہ اُن کے دام میں آجاتی ہیں تو پھر دھوکے کا چولہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اُترنا شروع ہو جاتا ہے اور شہوانی محبت بھی آہستہ آہستہ سرد پڑنے لگ جاتی ہے۔ اور زیادہ عرصہ نہیں گذرتا کہ وہ گھر جس کے اندر ان لڑکیوں نے جنّت سمجھ کر قدم رکھا تھا ان کے لئے ایک دوزخ کی صورت اختیار کر لیتا ہے اور ابتدائے بے اتفاقی اور پھر بے اتفاقی اور پھر لڑائی اور اس کے بعد جُدائی اور بالآخر طلاق تک نوبت پہنچتی ہے۔

علاوہ ازیں اس ولایت کے انتظام میں ایک خوبی یہ بھی ہے کہ اِس طرح نکاح کی بُنیاد صرف جذبات پر قائم نہیں ہوتی بلکہ دوسرے امور بھی جو رشتۂ نکاح میں دیکھنے نہایت ضروری ہوتے ہیں مدّنظر رہتے ہیں۔ مثلاً اخلاقی اور دینی حالت۔ خاندانی حالت۔ مالی حالت۔ تمدّنی مناسبت۔ طبائع کی موافقت۔ عمر۔ صحت وغیرہ۔ ظاہر ہے کہ اگر دو نوجوانوں کو بغیر کسی قسم کے مشورہ اور ولایت کے سہارے کے یونہی اکیلا چھوڑ دیا جاوے کہ وہ جس طرح چاہیں اپنے طور پر شادی کر لیں تو چونکہ نوجوانوں میں عموماً جذبات کا زور ہوتا ہے اور مستثنیات کو الگ رکھتے ہوئے یہ جذبات بھی زیادہ تر شہوانی محبت کا رنگ رکھتے ہیں اس لئے دوسرے امور کا نظر انداز ہو جانا بالکل اغلب ہوتا ہے اور عملاً مدار معیار صرف وقتی جذبات پر آجاتا ہے۔ جس کا نتیجہ اکثر خطرناک نکلتا ہے۔ لیکن ولایت کے انتظام میں یہ خطرہ بہت ہی کم ہوتا ہے۔ کیونکہ لڑکی کے جذبات کے ساتھ ساتھ ولی کے عقل و تجربہ کی شمع بھی اپنا کام کرتی ہے۔ پس ولایت کا انتظام ایک نہایت ہی مبارک انتظام ہے۔ جس میں ایک طرف تو عورت کی جائز آزادی اور اس کا حقِ انتخاب قائم رہتے ہیں، اور دوسری طرف وہ شریر اور شاطر لوگوں کے دامِ تزویر میں پھنسنے یا محض جذباتی رَو میں بہہ کر عقل و تجربہ کے مشورے کو خیرباد کہہ دینے کے بدنتائج سے بچ جاتی ہے۔

(۹) اسلامی نکاح میں مہر ایک ضروری شرط ہے یعنی مرد کے لئے یہ ضروری ہے کہ اپنی حیثیت کے مطابق کوئی رقم یا جائداد یا چیز جس کا فیصلہ فریقین کی رضامندی پر موقوف ہوتا ہے عورت کو دے۔ یہ مہر خاوند کے ذمّہ ایک قانونی قرض کا رنگ رکھتا ہے اور اس کی مالک اور متصرف کلیتہً عورت ہوتی ہے۔ نیز یہ مہر اس حصّہ کے علاوہ ہوتا ہے جو عورت کو اس کے خاوند کی وفات پر بطور ورثہ کے ملتا ہے۔ گویا اسلام میں عورت کو تین مختلف ذریعوں سے مال پہنچتا ہے۔ اوّل اس کے والدین وغیرہ کی طرف سے بطور ورثہ کے۔ دوسرے اس کے خاوند کی طرف سے بطور ورثہ کے۔ تیسرے مہر کے ذریعہ سے۔ اور اس پر لطف یہ ہے کہ عورت کے ذمّہ خرچ کوئی نہیں ہوتا۔

(۱۰) خاوند اپنی حیثیت کے مطابق اپنی بیوی کے ضروری اخراجات مہیا کرنے کا ذمّہ وار ہے اور یہ خرچ مہر وغیرہ کے علاوہ ہوتا ہے۔

(۱۱) اگر عورت و مرد نکاح کے وقت آپس میں کوئی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خاص معاہدہ یا شرائط کرنا چاہیں تو کر سکتے ہیں اور اسکی پابندی دونو پر واجب ہوگی۔ مگر وہ کوئی ایسی شرائط نہیں کر سکتے جن سے شریعت کے کسی حکم کا بطلان لازم آئے۔ اور نہ کوئی ایسی شرط کر سکتے ہیں جو اخلاقاً قابلِ اعتراض ہو یا جس کے نتیجہ میں کسی تیسرے فریق پر سختی لازم آتی ہو۔ اس اصل کے ماتحت اسلام میں اس بات کی اجازت سمجھی جائے گی کہ اگر کوئی عورت اپنے لئے سوکن کے وجود کو واقعی ناقابل برداشت یقین کرتی ہے تو وہ نکاح کے وقت خاوند کے ساتھ یہ شرط کرلے کہ اسکے ہوتے ہوئے خاوند دوسری شادی نہیں کرے گا۔ یعنی یا تو وہ دوسری شادی بالکل ہی نہیں کرے گا یا پہلے اُسے طلاق دے کر جُدا کرلے گا تو پھر دوسری شادی کرے گا۔ اور چونکہ اسلام میں تعدد ازدواج کا حکم نہیں ہے بلکہ صرف خاص حالات کے لئے اجازت ہے۔ اور ایسی شرط سے کسی تیسرے شخص پر بھی کوئی ناواجب اثر نہیں پڑتا۔ اس لئے ایسا معاہدہ ناجائز نہ ہوگا۔

(۱۳) اس انتظامی فرق کے سوا کہ خاوند نظام اہلی کا امیر ہوتا ہے اسلام میں عورت و مرد کے مساویانہ حقوق تسلیم کئے گئے ہیں۔ اور اہلی امارت میں بھی خاوند بالکل آزاد نہیں ہے بلکہ اُسے حکم ہے کہ اپنی بیوی کے ساتھ محبت اور خوش اخلاقی اور دلداری اور عفو کا سلوک کرے۔ اور گو اُسے گھر کا امیر ہونے کی حیثیت میں تادیب کا بھی حق ہے مگر یہ تادیب مناسب اور واجبی ہونی چاہیئے۔ بیوی کے ساتھ حُسنِ سلوک کا اس قدر تاکیدی حکم ہے کہ آنحضرت صلعم اکثر فرمایا کرتے تھے۔ خیرکم خیرکم لاھلہ۔ یعنی اے مسلمانو! تم میں سے سب سے اچھا شخص وہ ہے جو اپنی بیوی کے ساتھ سلوک کرنے میں سب سے اچھا ہے۔" اور آپؐ یہ بھی فرمایا کرتے تھے کہ عورت کی مثال پسلی کی ہڈی کی ہے جو خلقاً خمدار ہوتی ہے۔ اور جیسے اگر کوئی انسان سیدھا کرنے کی کوشش کرے تو وہ اپنا کام نہیں دے سکے گی جو اس کے خمدار ہونے کے ساتھ وابستہ ہے۔ اور یہ بھی نتیجہ ہوگا کہ وہ ٹوٹ جائیگی اسی طرح عورت بھی فطرتاً خمدار ہے یعنی اس کی طبیعت میں بعض خاص ادائیں رکھی گئی ہیں جو ہیں تو بظاہر کجیاں مگر حقیقۃً انثیت کی جان ہیں۔ اگر اس کے اس فطری خم کو کوئی شخص سیدھا کرنا چاہے گا تو وہ اُسے سیدھا تو نہیں کر سکے گا مگر یہ نتیجہ ضرور ہوگا کہ پسلی کی ہڈی کی طرح عورت ٹوٹ جائے گی۔ یعنی یا تو وہ اپنے خاوند کے گھر میں ماہیٔ بے آب کی طرح تڑپ تڑپ کر آخر ہلاک ہو جائے گی۔ اور یا جُدائی اور طلاق تک نوبت آئے گی۔ پس انسان کو چاہیئے کہ عورت کے اس فطری خم کو جو اس کی انثیت کے ساتھ لازم و ملزوم کے طور پر ہے سیدھا کرنے کی بے سُود کوشش نہ کرے بلکہ اسی خم کے ساتھ اس کے ساتھ نبھاؤ کرے۔ اور آپؐ نے فرمایا۔ ان اعوج شیء فی الضلع اعلاہ۔" پسلی کا سب سے ٹیڑھا حصہ ہی سب سے اونچا ہوتا ہے۔" یعنی حقیقۃً عورت کا یہ فطری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خم ہی اس کی نوع کا کمال ہے اور ایک عورت اپنی انثیت میں جتنی کامل ہوگی اتنا ہی اس میں یہ فطری خم زیادہ ہوگا۔ کیونکہ یہ اس کی مخصوص نوعیت کی جان ہے۔ اس نہایت درجہ حکیمانہ ارشاد سے آنحضرت صلعم نے مرد کی ذہنیت کو عورت کے ساتھ سلوک کرنے کے معاملہ میں ایک نہایت صحیح اور فطری بنیاد پر قائم فرمادیا ہے اور یہ بات مسلمانوں کے ذہن نشین فرمائی ہے کہ اگر عورت کے بعض مخصوص انداز غلط استعمال یا غلط اظہار کی وجہ سے بعض اوقات تمہارے لئے تکلیف و پریشانی کا موجب ہوجائیں تو ان کی مناسب اصلاح تو کرو مگر ان کی وجہ سے گھبرا کر ان کو بالکل مٹا دینے کی کوشش نہ کرو کیونکہ وہ عورت کی فطرت کا حصہ ہیں اور اگر وہ صحیح حدود کے اندر رہیں گے تو وہی تمہاری اعلیٰ خوشی کی بنیاد بنجائینگے۔

(۱۳) عورت کا یہ فرض ہے کہ وہ تمام جائز امور میں خاوند کی اطاعت کرے۔ اُس کے ساتھ محبت و امتنان اور وفاداری کا برتاؤ کرے۔ اس کے مال اور اس کی عزت کی حفاظت کرے۔ اس کے بچوں کی تربیت کرے اور اس کے خانگی امور کا انتظام کرے۔

(۱۴) چونکہ عورت کے حقوق مرد پر اور مرد کے حقوق عورت پر اسلام میں ایک قانونی رنگ رکھتے ہیں اس لئے ان کے باہمی تنازعات عدالت میں جاسکتے ہیں۔ چنانچہ حدیث سے پتہ لگتا ہے کہ آنحضرت صلعم کے پاس مسلمان عورتیں اپنے خاوندوں کی شکایتیں لایا کرتی تھیں اور آپ اُن میں فیصلہ فرماتے تھے۔ اور اُنکے حقوق اُن کو دلواتے اور ہر طرح اُن کی دلداری فرماتے تھے۔ حتیٰ کہ اِن حقوق اور اِس قسم کے مربیانہ سلوک کی وجہ سے صحابہؓ میں یہ احساس پیدا ہونے لگا تھا کہ اسلام نے تو گویا عورتوں کو آزاد کردیا ہے۔

نتیجہ میٹرک نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ

امسال نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ سے ۱۰ طالبات میٹرک کے امتحان میں شامل ہوئیں۔ جن میں سے ۶ فسٹ ڈویژن اور ۲ سیکنڈ ڈویژن میں پاس ہوئیں اور خدا تعالیٰ کے فضل سے نتیجہ ۸۰ فیصدی رہا۔

رول نمبر	نام	نمبر حاصل کردہ
۱۰۲۴۱	امۃ المجید	۷۱۵ فسٹ ڈویژن
۱۰۲۴۲	زرینہ اختر	۵۶۷ " "
۱۰۲۴۳	صدیقہ خانم	۶۲۶ " "
۱۰۲۴۵	امۃ الرشید	۴۸۵ سیکنڈ "
۱۰۲۴۶	مریم صدیقہ	۵۹۴ فسٹ "
۱۰۲۴۸	سعیدہ بیگم	۶۰۸ " "
۱۰۲۴۹	امۃ الحی قمر	۴۳۰ سیکنڈ "
۱۰۲۵۰	منظور النساء	۶۲۴ فسٹ "

مِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت سیدہ بشریٰ بیگم صاحبہ حرم سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ

مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ ۔ ع

ترجمہ :۔ "مومنوں میں سے وہ مرد بھی ہیں جو اپنے اُس عہد میں جو اُنہوں نے خدا سے باندھا سچے اُترے ہیں۔ سو اُن میں سے بعض نے اپنی قربانی کی نذر پوری کر دی اور بعض منتظر ہیں اور اُنہوں نے کسی قسم کا ردّ و بدل نہیں کیا"

یہ لوگ جن کی تعریف کی گئی ہے صحابہ کرامؓ کا گروہ تھا۔ یہ آیت سورۃ احزاب کی ہے۔ احزاب کا واقعہ تاریخ اسلامی میں مشہور ہے۔ جب تک اِس واقعہ کا تفصیل کیساتھ کچھ ذکر نہ کیا جائے اِس آیت کا مفہوم پوری طرح واضح نہیں ہو سکتا۔

کفار قریش کو جب یہ احساس ہوا کہ اُحد کی فتح کوئی حقیقی فتح نہیں بلکہ اُلٹا ہمیں قوم کے سامنے شرمندہ ہونا پڑا ہے تو اُنہوں نے یہ فیصلہ کیا کہ تمام قبائل عرب کو لیکر ایک دفعہ ساری طاقتوں کے ساتھ مدینہ پر حملہ کیا جائے۔ اور مسلمانوں کا ایک فرد بھی زندہ نہ چھوڑا جائے چنانچہ قریش نے تمام قبائل عرب کو متحد کرنے کے لئے زور و شور سے تیاری شروع کر دی۔ بالآخر ایک لشکر جرار لیکر مدینہ پر چڑھ آئے۔ اِس لشکر کی تعداد کم سے کم دس ہزار اور زیادہ سے زیادہ چوبیس ہزار بتائی جاتی ہے۔ احزاب کے معنی جماعتوں کے ہیں۔ چونکہ اِس لشکر میں مختلف جماعتیں شریک ہوئی تھیں اس لئے اس کا نام احزاب پڑ گیا

ابھی اس لشکر نے مکہ سے کوچ نہیں کیا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بعض ذرائع سے ان کی اطلاع مل گئی۔ آپ نے صحابہ کرامؓ کو جمع کیا اور اُن سے مشورہ کیا حضرت سلمانؓ فارسی بھی اُن صحابہ کرام میں سے تھے جن کے ساتھ مشورہ کیا گیا۔ آپؓ ایران کے رہنے والے تھے اور ایران کے جنگی طریقوں سے واقف تھے۔ آپؓ نے فرمایا کہ مدینہ اپنے قدرتی وسائل سے گھنے درختوں اور مسلسل چٹانوں سے تین اطراف سے محفوظ ہے۔ چوتھی طرف ایک گہری خندق کھودی جائے تاکہ دشمن کو یکدم حملہ کرنے کا راستہ نہ ملے ـــــ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اِس تجویز کو پسند فرمایا اور خندق کھودنی شروع کر دی۔

صحابہ کرامؓ کی تعداد اس وقت زیادہ سے زیادہ تین ہزار تھی۔ اس کے بالمقابل کفار کی تعداد کم سے کم اندازہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے مطابق تین گُنا اور زیادہ سے زیادہ اندازہ کے مطابق آٹھ گُنا تھی - اِدھر مسلمانوں کی بے سروسامانی کا یہ عالم تھا کہ بعض وقت کھانے کے لئے میسر نہ آتا اور بھوک اور پیاس سے لوگ بیتاب ہو جاتے تھے - اپنے پیٹوں کو کس کر باندھ لیتے - اِن مشکلات کے باوجود صحابہ کرامؓ خندق کھودتے جاتے اور ساتھ ساتھ یہ شعر بھی پڑھتے جاتے ؂

نحن الذین بایعوا محمدًا
علی الجہاد ما بقینا ابدًا

کہ ہم وہ لوگ ہیں جنہوں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی ہے اور عہد باندھا کہ ہم جہاد کرتے چلے جائیں گے جب تک کہ ہم دنیا میں باقی ہیں ـــــ یہی وہ لوگ ہیں جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے سورۃ احزاب میں فرمایا ہے - رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ -

ٹڈی دل دشمن جو مدینے کی طرف لپکا - جب اس نے دیکھا کہ اُس کے سامنے ایک گہری اور طول وطویل خندق کھدی ہوئی ہے - گھوڑے باوجود کوشش کے پھاند نہیں سکے - اُس ضدی دشمن نے یہ فیصلہ کیا کہ وہ وہاں سے ٹلے گا نہیں جب تک کہ مدینہ والوں کو باہر کی رسد سے محروم کر کے بھوک اور پیاس سے مار نہ ڈالے - اور اس نے ایک لمبے محاصرہ کا اعلان کر دیا - اِس محاصرہ کے دوران میں مسلمانوں کی یہ حالت تھی کہ بوجہ تعداد میں کم ہونے کے اور دن رات کی سخت ڈیوٹی دینے کے اور کام کی زیادتی کی وجہ سے وہ بیچارے تھک کر چُور ہو گئے - خورد و نوش کا سامان ناکافی تھا - اور یہ دیکھ کر کہ باہر سے کسی سامان کے آنے کی کوئی صورت نہیں اُنہوں نے اپنی خوراک کو حد درجہ کم کر دیا ـــــ دشمن جہاں کہیں خندق کے مورچہ کو کمزور پاتا وہ دھاوا بول دیتا - اور وہ صحابہؓ جو تھکاوٹ دُور کرنے کے لئے کسی جگہ سستانے زمین پر آرام کر رہے ہوتے اپنے مورچوں کو سنبھالنے کے لئے اِدھر اُدھر دوڑ کر نہیں گئے - جانوں پر کھیل کر مورچوں کو سنبھالتے - یہ وقت مسلمانوں پر سخت مصیبت کا وقت تھا - ایک لمبے محاصرے کی وجہ سے اُنہوں نے اپنے سامنے موت کو آتے دیکھا غم و فکر اور بے چینی کے مارے نڈھال ہو رہے تھے، اپنے لئے نہیں! ..... اپنے بیوی بچوں کے لئے نہیں! ..... اپنے گھر بار کے لئے نہیں ..... بلکہ اپنے آقائے نامدار کی خاطر اور اس عہد کی خاطر جو اُنہوں نے اپنے آقا سے باندھا تھا - یہ اس قدر انتہائی خطرناک ایام تھے - ایسی اضطراب اور بے چینی کی کیفیت تھی کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اس کو یوں بیان فرمایا ہے :-

اِذْ جَآءُوْكُمْ مِّنْ فَوْقِكُمْ وَمِنْ اَسْفَلَ مِنْكُمْ وَاِذْ زَاغَتِ الْاَبْصَارُ وَبَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ وَتَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ الظُّنُوْنَا ۝

یعنی جب عرب قبائل ٹڈی دل اوپر سے بھی آئے اور نیچے سے بھی آئے - پہاڑیوں کی چوٹیاں بھی سنبھال لیں اور وادیوں میں پھیل گئے اور چاروں طرف محاصرہ کر لیا - یہ ہنگامہ اور محشر دیکھ کر آنکھیں پھر گئیں اور دل حلقوں تک پہنچ گئے -

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور خدا تعالیٰ کے متعلق یہ خیال پیدا ہونے لگا کہ وہ اب اپنی نصرت سے ہاتھ ہٹا رہا ہے۔ اس وقت مومن آزمائے گئے۔ اور زُلْزِلُوْا زِلْزَالًا شَدِیْدًا۔ وہ سخت ہلائے گئے۔ اُس وقت اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ منافق اور کمزور دل لوگوں نے کہنا شروع کیا کہ اللہ اور اُس کے رسول نے جو وعدہ کیا تھا وہ اِک فریب محض تھا۔ یا اھل یثرب لا مقام لکم اے مدینہ والو! اب تمہارا کوئی ٹھکانا نہیں ـــــ مگر دوسری طرف مومن مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ ج فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ ز صلے وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا ۞ کے مصداق تھے۔

ضرب المثل ہے کہ مصیبت تنہا نہیں آتی۔ آپ اندازہ کریں کہ دشمن کی تعداد دہ پانچ گنا تھی اور دن بدن اس میں زیادتی ہوتی چلی جارہی تھی۔ کیونکہ دور دراز کے قبائل بھی یہ سن کر مدینہ کا محاصرہ ہے اس جنگ میں آنا شروع ہو گئے۔ تاکہ اپنے بتوں کی حمایت میں اس کار ثواب سے محروم نہ رہیں۔ یا مالِ غنیمت کی لوٹ مار سے پیچھے نہ رہ جائیں۔ اس پر طرہ یہ کہ مدینہ ہر قسم کے سامانِ رسد سے محروم ہو چکا تھا۔ تھوڑا بہت خورد و نوش کا ذخیرہ جو تھا وہ بھی ختم ہو رہا تھا مسلمان لمبے محاصرہ سے تھک چکے تھے۔ پھر چوتھی مصیبت یہ آئی کہ مدینے کے یہودیوں نے جب دیکھا کہ اب مسلمانوں کے بچنے کی کوئی صورت نہیں۔ بیرونی دشمنوں سے سازباز کی اور کہلا بھیجا کہ محاصرہ کچھ دیر اور لمبا ہے تو بہتر ہے۔ کیونکہ مسلمانوں میں اب مقابلہ

کی طاقت نہیں رہی۔ تم کسی نہ کسی طرح اپنا راستہ خندق میں سے نکالو یا خود ہی مسلمان بے بس ہو کر راستہ چھوڑ دینگے۔ اور اندر سے ہم ان پر حملہ کر دیں گے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرامؓ کو یہودیوں کی اس غداری کا علم ہو گیا۔ یہ مصیبت جو مدینہ کے اندر پیدا ہو گئی تھی باہر کی خوفناک آندھیوں اور جھکڑوں سے زیادہ خطرناک تھی کیونکہ گھر کا بھیدی لنکا ڈھائے یہ سارے مصائب ایک ہی وقت میں جمع ہو گئے۔ مگر ان جانبازوں کے پائے ثبات میں لغزش نہ آئی۔ جوں جوں مصائب اکٹھے ہوتے جاتے توں توں اُن کی ہمت بڑھتی جاتی ـــــ وہ بہادر دن کو دشمن کا مقابلہ کرتے اور راتکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خیمہ کی حفاظت کرتے یا خدائے وحدہٗ لاشریک کے حضور سربسجود ہو کر دعاؤں میں لگے رہتے ـــــ اور خدا نے جو اپنے بندوں سے وفاداری میں کسی طرح بھی کم نہیں بلکہ بڑھ کر ہے جب یہ دیکھا کہ مصیبتیں اپنی انتہائی حد تک پہنچ گئی ہیں ملائکۃ اللہ کی فوج کے ساتھ اُن کی نجات کے سامان آنِ واحد میں پیدا کر دیئے ـــــ ایک رات ایسی آندھی چلی جس سے مشرکینِ عرب کے خیموں کی آگیں بجھ گئیں .... خیمے اکھڑ گئے ..... ریت اور کنکر کی بارش نے لوگوں کی آنکھوں کو بند کر دیا ـــــ مشرک وہمی تو ہوتا ہی ہے اور کفارِ عرب تو سخت توہم پرست تھے وہ کچھ ایسے مرعوب ہوئے کہ رات کی خاموشی اور تاریکی میں آہستہ آہستہ میدان صاف کر کے چلے گئے ـــــ ابوسفیان جو کہ لیڈر تھا اُس نے محسوس کیا کہ کسی متنفس کی آواز تک سنائی نہیں دیتی۔ دریافت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کرنے پر معلوم ہوا کہ میدان ہی خالی ہے تو وہ بھی ڈر اور اونٹ پر سوار ہو کر بھاگ جانے کی ٹھانی۔ مگر اب جو وہ اونٹ کو ایڑ لگاتا ہے تو اونٹ اٹھتا نہیں۔ وہ ایسا بدحواس اور مرعوب ہوا تھا کہ وہ اپنے اونٹ کے بندھن تک کھولنے بھول گیا۔ اس نے اس سے یہ سمجھا کہ جنات نے اس کے اونٹ کو پکڑ رکھا ہے۔ اونٹ پر سے چھلانگ لگا کر بے تحاشا بھاگنا شروع کیا۔ اس قسم کی سراسیمگی کی حالت تو کفار کی تھی —— خدائی نصرت کے نمایاں کرشمہ کا عجیب نظارہ تھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَرَدَّ اللّٰہُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا بِغَیْظِهِمْ لَمْ یَنَالُوْا خَیْرًا۔ اللہ تعالیٰ نے کفار کو اپنے غیظ و غضب میں ہی واپس کیا جس کی بھڑاس ان کے دلوں میں حسد کی آگ بن کر رہی۔ وَکَفَی اللّٰہُ الْمُؤْمِنِیْنَ الْقِتَالَ اور اللہ تعالیٰ مومنوں کی طرف سے ہو کر لڑا۔ اللہ تعالیٰ نے مومنوں کی طرف سے ہو کر یہ جنگ کیوں لڑی؟ اسلئے کہ وہ رجال اپنے عہد کو پورا کرنے میں ثابت قدم رہے اور سچے ثابت ہوئے۔ اپنے اوپر موت کو وارد کر لیا مگر اپنے عہد میں رخنہ نہ پڑنے دیا۔ اور اس عہد میں کسی قسم کی تبدیلی نہ کی۔

یہ ذکر کر کے اللہ تعالیٰ مومن عورتوں کو مخاطب کر کے فرماتا ہے۔ وَاِنْ کُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَهٗ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ فَاِنَّ اللّٰہَ اَعَدَّ لِلْمُحْسِنٰتِ مِنْکُنَّ اَجْرًا عَظِیْمًا۔ یعنی اے مومن عورتو! اگر تم بھی اللہ اور اس کے رسول اور دار آخرت کو چاہتی ہو تو پھر یقیناً اللہ تعالیٰ نے تم میں سے ان عورتوں کے لئے جو محسنات یعنی اپنے عہدِ بیعت اور اقرارِ عبودیت کو خوبی کے ساتھ نبھانیوالی ہیں بہت ہی عظیم الشان اجر تیار رکھا ہوا ہے ——

محترم بہنو! اللہ تعالیٰ نئے سرے سے اسلام اور مسلمانوں کو زندہ کرنا چاہتا ہے اور اس غرض کے لئے جس میں ہماری ہی بھلائی ہے ..... ہماری اولاد کی بھلائی ہے ..... ہماری قوم کی بھلائی ہے ..... جس میں ساری دنیا کی بھلائی ہے۔ اگر ہم صحابہ کرام کا نمونہ سامنے رکھتے ہوئے خیر و خوبی کے ساتھ سرانجام دینا چاہتی ہیں تو پھر صدق و وفا کا وہی اعلیٰ نمونہ ..... قابلِ رشک نمونہ دکھانا ہوگا جو صحابہ کرامؓ نے دکھایا۔ مردوں نے بھی اور عورتوں نے بھی —— ہم نے اس انسان کے ہاتھ پر نئے سرے سے عہدِ بیعت کیا ہے اور اطاعت کا پیمان باندھا ہے جس کے متعلق ہمارے آقا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے وعدہ دیا تھا کہ وہ مسلمانوں کی خستگی کے ایام میں آئیگا۔ اور وہ گرتے ہوئے مسلمانوں کو سنبھالے گا ..... وہ ہاتھ جس کو خدا تعالیٰ نے اپنا ہاتھ قرار دیا ہے —— ہم اپنے نفسوں کا جائزہ لیں ..... اپنے عمل کی جانچ کریں ..... اپنے عہدوں کی مضبوطی پر غور کریں اور فیصلہ کریں کہ آیا فی الحقیقت ہم اس مقدس گروہ میں شامل ہونیکے لائق ہیں جس کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰہَ عَلَیْهِ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰی نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ یَّنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِیْلًا

اللہ تعالیٰ سورۃ احزاب کی ان آیات میں ہمیں مخاطب کر کے فرماتا ہے۔ وَقَرْنَ فِیْ بُیُوْتِکُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَىٰ وَأَقِمْنَ الصَّلَوٰةَ وَآتِينَ الزَّكَوٰةَ وَأَطِعْنَ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ ۔ إِنَّمَا يُرِيدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا ۔ یعنی یہ کہ تم اپنے گھروں میں رہو اور زمانہ جاہلیت کی آرائش اور دکھاوے میں اِدھر اُدھر نہ پھرو۔ نماز کو اسکی پوری شرائط کے ساتھ ادا کرو۔ زکوٰۃ دو اور رسول کی اطاعت کرو۔ اے اہل بیت! اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ تم سے گندگی دُور کرے اور تمہیں اچھی طرح سے پاک وصاف کرے۔ اور تمہارے گھروں میں اللہ تعالیٰ کی آیات اور حکمت کی باتیں پڑھی اور سُنائی جاتی ہیں انہیں مدنظر رکھو۔ خدا تعالیٰ بہت ہی مہربان اور لطف کرنیوالا اور دلوں کے بھیدوں کو جاننے والا ہے۔

مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں ..... دُعائیں کرنیوالے مرد اور دُعائیں کرنے والی عورتیں ..... سچ بولنے والے مرد اور سچ بولنے والی عورتیں ..... صبر و استقلال سے تکالیف کو برداشت کرنے والے مرد ...... اور صبر و استقلال سے تکالیف کو برداشت کرنے والی عورتیں ...

..... نمازوں میں عاجزی کرنے والے مرد اور نمازوں میں عاجزی کرنے والی عورتیں —— اور صدقہ وخیرات کرنے والے مرد اور صدقہ وخیرات کرنے والی عورتیں ...

..... اور ایسا ہی خدا کو بہت یاد کرنے والے مرد اور عورتیں اِن سب کے لیے اللہ تعالےٰ نے بہت بڑا اجر تیار کر رکھا ہے۔ اس لیئے نہ کسی مومن مرد اور نہ ہی کسی مومن عورت کی شان کے شایاں ہے کہ جب اللہ اور اُس کا رسول کسی بات کا فیصلہ کریں تو اُس کی تعمیل میں خودسری سے کام لیں۔ بلکہ اطاعت کا اعلیٰ نمونہ دکھائیں۔ اور جو اللہ اور اُس کے رسول کا نافرمان ہو وہ بہت بڑی گمراہی میں پڑ گیا اور تباہ ہو گیا —— العیاذ باللہ!

یہ وہ احکام الٰہی کا مختصر سا خاکہ ہے جس کو سورۃ احزاب میں دوہرایا گیا۔ سو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں کے اعلیٰ درجہ کے نمونہ کو پیش کر کے ہم سے چاہا گیا ہے کہ اگر ہماری یہ خواہش ہو کہ ہمارا خدا ہم سے وفاداری کا اعلیٰ نمونہ دکھائے تو پھر ہمیں بھی اس کے احکام کی فرمانبرداری میں اعلیٰ درجہ کا نمونہ دکھانا چاہیئے۔

اَللّٰهُمَّ تَوْفِيْقَنَا ....

درخواستِ دُعا

میری بہن امۃ المجید صاحبہ اہلیہ شیخ ارشاد حسین صاحب اعجاز کا اکلوتا بیٹا محبوب حسین بعمر ۱ ماہ ۲۷/۴/۵۱ کو وفات پا گیا ہے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ۔ تمام مصباحی بہنوں سے درخواست ہے کہ دُعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ میری بہن کو صبر جمیل کی توفیق بخشے اور محض اپنے فضل وکرم سے نعم البدل عطا فرمائے۔ آمین!

(امۃ الحکیم۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۱۲ اپریل کی یاد میں[1]

مکرم علی محمد صاحب بی۔ اے۔ بی ٹی

آہ کس کی یاد نے پھر آج تڑپایا مجھے
درد پہلو میں اُٹھایا، خُون رُلوایا مجھے

کس کے اندازِ وفا نے مجھ کو بیکل کر دیا
یاد آ کر کس کے احسانوں نے شرمایا مجھے

پھر گئی تصویر کس کی آج آنکھوں میں مری
گرمیٔ رخسار نے کس کی ہے گرمایا مجھے

کس کے اخلاقِ حمیدہ کے ہیں اُبھرے نقش آج
کس کے اندازِ تکلّم نے ہے برمایا مجھے

یاد آیا مجھ کو جب نوخیز تھا عہدِ شباب
رازِ اُلفت اک اشارے ہی میں سمجھایا مجھے

وقتِ رحلت آن پہنچا تھا اُنہیں معلوم تھا
واہ رے زورِ محبت پر نہ بتلایا مجھے

"آپ کے ہاتھوں میں نکلے جان، خواہش ہے یہی"
موت کا تھا ذکر اک دن جب یہ فرمایا مجھے

بارھویں اپریل کی تھی اور تھا وقتِ زوال
جان دی ہاتھوں میں میرے اور تڑپایا مجھے

آہ کیا بارِ امانت تھا جو مجھ پہ آ پڑا!
بار بھی ایسا کہ جس نے خون رُلوایا مجھے

نازپروردوں کا یہ روزِ شکیبائی و صبر
کوئی بتلائے جہاں میں کس نے دکھلایا مجھے

مرنے والے چل دیئے زندوں کی ہر رو کچھ نہ پوچھ
سوزِ غم ورثے میں دیکر خوب بہلایا مجھے!

---

[1] ۱۲ اپریل سنہ ۱۹۳۲ء کو تقریباً تین بجے بعد دوپہر اہلیہ مرحومہ نے میرے ہاتھوں میں جان دی۔ ۱۹ سال کے بعد اُن کی یاد نے جوش مارا تو یہ چند اشعار زبان پر آ گئے۔

نیکی کی سفیدی اور گناہوں کی سیاہی

سہیلہ خاتون
بھاگلپور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ جب انسان کے دل میں کسی نیکی کا خیال پیدا ہوتا ہے تو اُس کے دل پر ایک سفید نقطہ لگ جاتا ہے۔ شیطان اس کے مخالف اس نیکی کے نہ کرنے کی تحریک کرتا ہے۔ چنانچہ جب انسان کا نفس کمزوری دکھاتا ہے اور وہ اس نیکی کے خیال کو ترک کر دیتا ہے تو وہ سفید نقطہ سیاہ نقطہ میں تبدیل ہونا شروع ہو جاتا ہے اور بالآخر اس سے نیکی کا وجود قطعی طور پر مفقود ہو جاتا ہے۔

آج ہم احمدی عورتوں کے لئے دین کی خدمت کا وہی موقع پیدا ہوا ہے جو صحابیات رضی اللہ تعالیٰ عنہن کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہدِ مبارک میں آج سے ۱۴۰۰ سال قبل میسر آیا تھا۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے جانشین حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور حضور کی اتباع میں حضور کے مقرر کردہ دیگر کارپردازان کی طرف سے ہمیں مختلف نیکیوں کی طرف بُلایا گیا اور بُلایا جا رہا ہے۔

ہر بہن کے دل میں ان تحریکوں پر، ان مطالبات پر اور ان متواتر اپیلوں پر لبیک کہنے کا خیال ضرور پیدا ہوا ہوگا اور ان کا دل متمنی ہوگا کہ کس طرح اپنے آقا کے قدموں میں پہنچ کر اپنے آقا کی تحریک پر اپنے آپ کو اسلام اور احمدیت کی خدمت کے لئے پیش کرتے ہوئے درخواست کرے کہ حضور مجھے جس کام پر لگائیں میں اپنی زندگی اس کام کے سرانجام دینے کے لئے لڑا دوں گی۔ کیونکہ میں سمجھتی ہوں وہی قوم کامیاب ہو سکتی ہے جس کے مرد و عورت یکساں قربانیاں کریں۔ کوئی قوم بحیثیت قوم اُسی وقت اپنا مقصود پاتی ہے جب قوم کا ہر فرد اپنے مقصد کے حصول کے لئے سر دھڑ کی بازی لگا دے۔ مجھے یقین ہو گیا ہے کہ بغیر اپنا خون بہائے، ذاتی خواہشات کو مٹائے اور اپنے آقا کے فرمان کے مطابق دیوانہ وار عمل کئے ہمیں فتح نصیب نہ ہوگی!

لیکن نیکی کی اِس خواہش کو نفسِ دُنی کی وجہ سے کہ یہ تمام تحریکیں ہمارے لئے نہیں، یا ہم عورتیں کیا کر سکتی ہیں؟ ہمیں اتنی فرصت کہاں کہ ہم اپنے گھریلو دھندوں کے علاوہ کسی اور کام کی طرف توجہ دے سکیں۔ وغیرہ ذٰلک!

ہم اصل مقصودِ حیات کو بھول جاتے ہیں اور دین کی خدمت کا خیال ہمارے دل سے نکل جاتا ہے، خدا کا خیال ہمارے دل سے نکل جاتا ہے، احکامِ رسولؐ اور شریعتِ قرآنیہ کے تحفظ کا خیال ہمارے دل سے نکل جاتا ہے۔ ہم اسے بالکل نظر انداز کر دیتے ہیں کہ آج اسلام کی ترقی مجھ سے کیا قربانیاں طلب کر رہی ہے۔ ہمارا آقا مُصلح موعود ہمیں کس طرف بُلا رہا ہے تو وہ سفید نقطہ سیاہ نقطہ میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ حتیٰ کہ انسان قطعی طور پر شقی قلب ہو جاتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میرے آقا مصلح موعود ہمیں متواتر قربانیوں کی تحریک کر رہے ہیں۔ چنانچہ جہاں حضور نے ہمیں مالی قربانیوں کی تحریک کر کے اسلام کی مالی خدمت کا موقع دیا وہاں اب حضور نے وقفِ زندگی مستورات کی بنیاد رکھ کر جانی قربانی کے میدان میں ہمیں احمدی مردوں کے دوش بدوش لا کھڑا کیا۔ بے شک احمدی عورتیں جانی قربانیوں میں پہلے بھی حصہ لیا کرتی تھیں لیکن وہ قربانیاں انکا اور اُن کے مردوں کا مشترک حصہ تھیں۔ مگر اب حضور نے ہمیں بھی موقع دیا کہ ہم عورتیں بھی اپنی زندگی اسلام اور احمدیت کے لئے وقف کریں اور دین کی خدمت میں نمایاں حصہ لیں۔ چنانچہ حضور نے وقف کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا۔

"چند مہینوں سے مَیں غور کر رہا تھا کہ ہماری تبلیغ کے راستہ میں بہت سی مشکلات نظر آرہی ہیں۔ ہماری اندرونی اور بیرونی تبلیغ بہت سُست ہے۔ اِسکی کیا وجہ ہے؟ مَیں نے غور کر کے سمجھا کہ اسکی زیادہ تر وجہ عورتوں میں اس آزادی اور بے دینی کا پیدا ہونا ہے جو ان میں مغرب کے اثر کی وجہ سے آگئی ہے۔ ویسے تو اسلام نے بھی عورتوں کو آزادی دی ہے لیکن ان کی مغربی رنگ کی آزادی اُن کے احمدیت قبول کرنے میں مانع ہے۔ اور جب یہ آزادی عورت کے احمدیت قبول کرنے میں مانع ہوتی ہے تو ماں کے جو اولاد ہوتی ہے اُسے بھی وہ احمدیت قبول کرنے سے روکتی ہے۔ اسی طرح وہ اپنے خاوند کو بھی احمدیت کو قبول کرنے سے روکے گی۔ غرض عورتیں ہماری تبلیغ میں روک بن رہی ہیں۔ اِس کا ایک ہی علاج ہو سکتا ہے وہ یہ کہ عورتیں مبلغ بنیں۔"

آگے حضور نے فرمایا:۔

"پس اِس اعلان کے ذریعہ مَیں ایسی عورتوں کو جو گھریلو ذمہ داریوں سے آزاد ہوں اور وہ سمجھتی ہوں کہ وہ سلسلہ کے لئے مفید ہو سکتی ہیں تحریک کرتا ہوں کہ اگر خدا تعالیٰ اُنہیں توفیق دے تو وہ بقیہ عمر احمدیت کی تبلیغ پر لگائیں۔ اور پھر وہ لڑکیاں جن کے والدین اجازت دیدیں اور وہ سمجھتی ہوں کہ وہ تبلیغ کر سکتی ہیں آگے آئیں۔"

(الرحمت یکم مئی سنہ ۱۹۵۰ء)

میری بہنو! اگر ہماری دوسری غیر احمدی بہنیں اپنی غلطی سے احمدیت کی ترقی میں روک بن رہی ہیں اور وہ روک ہماری تبلیغ سے دُور ہو سکتی ہے تو کیوں نہ ہم آگے آئیں اور حضور کی تحریک کے مطابق وقفِ زندگی میں حصہ لیکر اس روک کو جو احمدیت کی ترقی کے درمیان آجکل حائل ہو رہی ہے دُور کر دیں۔ یہ مت سوچو کہ ہم کیا کر سکتی ہیں۔ ہم وہی کچھ کر سکتی ہیں جو مرد کر رہے ہیں۔ صرف ارادہ کی کمی ہے۔ حضور نے بارہا ہمیں مخاطب کرتے ہوئے فرمایا ہے:۔

"ہماری عورتوں کو یہ خیال دل سے نکال دینا چاہیئے کہ ہم کیا کر سکتی ہیں کہ کچھ کوشش کریں کیونکہ عورتیں اُسی طرح خدا تعالیٰ سے کلام کر سکتی ہیں جس طرح

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مرد کرتے ہیں۔ عورتیں اسی طرح دُنیا کی رہنمائی کر سکتی ہیں جس طرح مرد کرتے ہیں۔ عورتیں اُسی طرح دُنیا کی بدیاں دُور کر سکتی ہیں جس طرح مرد کرتے ہیں۔ عورتیں اُسی طرح تبلیغ کر سکتی ہیں جس طرح مرد کرتے ہیں۔ عورتوں میں اور مردوں میں دین کے معاملہ میں کوئی فرق نہیں۔ ہاں فرق ہے تو صرف اتنا کہ مرد اپنے حلقہ میں تبلیغ کر سکتے ہیں اور عورتیں اپنے حلقہ کے اندر" (اوڑھنی والیوں کیلئے پھول ص)

بس ہم وہی کچھ کر سکتے ہیں جو مرد کرتے ہیں۔ یہ ہماری اپنی بدقسمتی ہے جو ہم اپنے اس حق کو چھوڑ رہی ہیں ورنہ سامان کی کمی نہیں۔ صرف ارادہ کی ضرورت ہے اور ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم اپنی غفلت دُور کریں۔ حضور نے بارہا ہمارے جذبات کو اُبھارا ہے، بارہا ہماری حقیر سی کوششوں کو سراہ کر ہماری ہمت افزائی کی ہے۔ کبھی پیار سے اور کبھی اپنی خفگی کا اظہار کر کے ہماری غفلتیں دُور کرنی چاہی ہیں۔ چنانچہ حال ہی میں حضور نے مرکزی لجنہ اماء اللہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:۔

"لجنہ اماء اللہ کو قائم ہوئے ۳۰ سال ہو گئے یا شاید اس سے بھی زیادہ۔ ۳۰ سال کے عرصہ میں تم نے کیا کیا؟ کیا کوشش کی؟ اس بارے میں کیا سوچا؟"

"اصل چیز یہ ہے کہ تم کس قوم کا فرد ہو۔ اور تم نے کیا کام کرنا ہے؟ تم ایک مامور کی جماعت کا فرد ہو اور تم نے اسلام کو دُنیا میں غالب کرنا ہے۔ غالب کرنے کا سوال صدیوں میں نہیں ہوا کرتا۔ ۳۰ سال کے عرصہ میں تم نے کیا کیا؟

حضور نے مزید فرمایا:۔

"تم اپنا رُخ بدلو یا پھر تم اسے بند کر دو یا میں اسے بند کر دوں گا۔ یہ مُردہ لاش ہے۔ کیڑے پڑے اور بدبودار چیز صحت کو خراب کرتی ہے۔ میری طرف سے یہ نوٹس ہے اپنی اصلاح کرو ورنہ اس لاش کو زیادہ گھسیٹنے کی ضرورت نہیں۔ جس کے اندر غیرت پیدا ہو جائے گی وہ لجنہ قائم کر کے کام کریگی۔" (مصباح فروری ۱۹۵۱ء)

بظاہر حضور نے یہ سب کچھ مرکزی لجنہ سے کہا ہے۔ لیکن دراصل حضور کا یہ سوال کہ "تم نے کیا کیا؟" ہم سب عورتوں سے ہے۔ اسلام کے غلبہ کے لئے ہماری مجموعی کوششوں کی ضرورت ہے۔ متواتر قربانیوں کی ضرورت ہے۔ اُن کوششوں کی جو نتیجہ خیز ہوں، اُن قربانیوں کی جو باثمر ہوں، اُن دُعاؤں کی جو قبولیت کا شرف رکھتی ہوں۔

حضور کا یہ نوٹس کہ "تم اپنا رُخ بدلو یا پھر تم اسے بند کر دو یا میں بند کر دوں گا" صرف مرکزی لجنہ اماء اللہ کو نہیں ہے بلکہ تمام لجنات کو حضور نے اصلاح کی تحریک کی ہے۔ اور یہ نوٹس صرف لجنات کی سیکرٹری ہی کو نہیں بلکہ تمام احمدی عورتوں کو ہے۔ کیونکہ لجنہ اماء اللہ کی کامیابی صرف سیکرٹری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پر ہی منحصر نہیں بلکہ اُن تمام بہنوں کی صحیح اور حقیقی کوششوں پر منحصر ہے جو لجنہ اماء اللہ کی ممبر ہیں۔

پس ہم میں سے ہر فرد اپنی اصلاح کرے۔ ہم میں سے ہر بہن یہ دیکھے کہ اُس نے موجودہ حالات کے پیشِ نظر اسلام اور احمدیت کی ترقی کے لئے کیا قربانیاں کیں۔ آیا یہ قربانیاں، یہ کوششیں، یہ دُعائیں احمدیت اور اسلام کی ترقی کے لئے کافی بھی ہیں یا نہیں۔ اگر کی ہیں تو آؤ ہم پھر اپنا جائزہ لیں۔ اور دیکھیں کہ وہ کونسی چیز ہے جو ہمیں آج تک صحیح قربانیوں سے، دُعاؤں سے اور صحیح کوششوں سے روک رہی ہے۔ کہیں وہ یہی خیال تو نہیں کہ "ہم عورتیں کیا کر سکتی ہیں"۔ ایسا نہ ہو کہ یہ خیال ہمارے دلوں سے نیکی اور خدمتِ دین کے جذبہ کو سرد کر دے۔

اللہ نہ کرے کہ ہمارے دلوں کی نیکی کی سفیدی گناہوں کی سیاہی میں تبدیل ہو۔

(خاکسارہ سہیلہ خاتون بنت محبوب حسن صاحب بھاگلپور سٹی۔)

لطیفے

عطیہ بیگم ربوہ

(۱) ایک کنجوس آقا نے کسی وقت اپنے ملازم پر خوش ہو کر انعام دینے کا وعدہ کیا۔ مگر بعد میں خیال آیا کہ میں نے غلطی کی ہے خواہ مخواہ اپنا نقصان کر لیا ہے" اس لئے جب نوکر سامنے آتا تو آقا گردن پھیر لیتا۔ ایک روز ادھر سے ایک اونٹ گزرا۔ آقا نے نوکر سے پوچھا کہ "اس کی گردن ٹیڑھی کیوں ہے"؟ ملازم نے جواب دیا "جناب اس نے بھی کسی کو انعام دینے کا وعدہ کیا ہوگا"۔ نوکر کا یہ جواب سُنکر آقا نہایت شرمندہ ہوا اور اُس کو اُسی وقت انعام مرحمت فرمایا۔

(۲) ایک آقا نے اپنے نوکر سے کہا "تم کس قدر غلیظ آدمی ہو، تمہارے جسم سے بُو آتی ہے، کیا تم نہایا نہیں کرتے ہو"؟ نوکر نے دست بستہ عرض کی۔ جناب! اس سے پہلے میں ایک ڈاکٹر کے ہاں نوکر تھا وہ کہا کرتے تھے کہ پیٹ بھر کر کھانا تین گھنٹے بعد نہانا چاہیئے۔ لیکن جب سے میں حضور کے پاس آیا ہوں کبھی پیٹ بھر کر کھانا نصیب ہی نہیں ہوا حضور خود خیال فرمائیں میں نہاؤں تو کس طرح؟"

(۳) ایک شخص اپنی بیوی سے بہت جلا بھنا رہتا تھا۔ بیوی نے ایک دن جب وہ کتاب پڑھ رہا تھا محبت آمیز لہجہ میں کہا۔ کہ "اگر میں کتاب ہوتی تو ہر وقت تمہاری نظروں میں رہا کرتی"۔ خاوند نے جواب دیا کہ "کاش کہ تو جنتری ہوتی اور میں ہر سال کے ختم ہونے پر بدل دیتا۔!"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کلامِ ثاقب "از دورِ خسروی"

مرکزِ احمدیّت

پیش کردہ:- ایم - صادق میر

اے قادیاں دارالاماں - اونچا رہے تیرا نشاں

عرفان و حکمت کی مچلتی آبشاروں کے وطن
اخلاق اور ایمان زار روشن بہاروں کے وطن
اے مصطفٰےؐ کے دیں کے سچے جاں نثاروں کے وطن

تیری شجاعت کے ترانے گا رہا ہے آسماں
اے قادیاں دارالاماں - اونچا رہے تیرا نشاں

تیرا ہر اک پیغام ہے معمورِ نورِ زندگی
تیری نواؤں سے برستا ہے سرورِ زندگی
ظلمت کے ماروں کے لئے بے مثل طُورِ زندگی

تیرا ہر اک جلوہ ہے پیغامِ بہارِ جاوداں
اے قادیاں دارالاماں - اونچا رہے تیرا نشاں

ہر اک زباں پر آج ہے بے تاب افسانہ ترا
ہے مرجعِ اقوامِ عالم آج مے خانہ ترا
فرزانگی پر چھا گیا، اُٹھا جو دیوانہ ترا

ہر دوڑ میں ہر راہ میں، آگے ہے تیرا جواں
اے قادیاں دارالاماں - اونچا رہے تیرا نشاں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پھر چہرۂ اسلام پر نورانیت سی چھا گئی
حق کھل اٹھا اس شان سے باطل کی کلی مرجھا گئی
ہر قول پر، ہر فعل پر، یزدانیت سی چھا گئی

المختصر تو نے بدل ڈالے ہیں اندازِ جہاں
اے قادیاں دار الاماں - اونچا رہے تیرا نشاں

دشمن تری روحانیت کی تاب لا سکتا نہیں
اس شمعِ نورانی کو پھونکوں سے بجھا سکتا نہیں
باطل پہ اتنے ٹھاٹھ سے اب کوئی چھا سکتا نہیں

یہ تو ہے، جس کے نور سے حیران ہیں تاریکیاں
اے قادیاں دار الاماں - اونچا رہے تیرا نشاں

فردوس کو تیری بہاروں میں بسایا جائیگا
چنگاریوں کو دے کے لَو شعلے بنایا جائیگا
اقصائے عالم میں ترا ہی گیت گایا جائیگا

وہ دن نہیں ہیں دور کچھ از فضلِ ربِّ دو جہاں
اے قادیاں دار الاماں اونچا رہے تیرا نشاں

(ثاقب زیروی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی امریکن بہنوں کے دلچسپ اور قابلِ رشک حالات!

مورخہ ۳۰ اپریل کو بیرونی ممالک سے آئی ہوئی احمدی بہنوں کے اعزاز میں لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی طرف سے جو سپاسنامہ پیش کیا گیا تھا اس میں محترمہ امۃ الرحیم صاحبہ اہلیہ صوفی مطیع الرحمٰن صاحب نے احمدی امریکن بہنوں کے متعلق جو دلچسپ حالات بیان کئے وہ شائع کئے جاتے ہیں (ادارہ)

مَیں نہایت خوشی و مسرت سے لبریز دل سے آپکو یہ خوشخبری سُناتی ہوں کہ ہماری امریکہ کی احمدی بہنیں باوجود اس کے کہ وہ مرکز سے بہت دُور ہیں اور عیش و عشرت، کُفر و الحاد کے مُلک میں بستی ہیں ایمان و اخلاص اور دین کی خدمت میں مَردوں سے بھی آگے بڑھ جاتی ہیں۔ اس کے متعلق چند مثالیں دیئے بغیر رہ نہیں سکتی۔

مَیں وقتاً فوقتاً مختلف جماعتوں میں جا کر کئی ماہ رہ کر عورتوں میں تبلیغ اور تعلیم و تربیت کا کام کرتی تھی۔ ایک دفعہ مَیں ماہ رمضان میں پٹس برگ میں مقیم تھی، ایک بہن جس کا نام رابعہ بُرہان ہے وہ روزہ رکھنے کے باوجود تمام دن با مشقت نوکری کر کے پھر سودا سلف خرید کر میرے پاس آتی اور ہم مل کر کھانا پکاتے اور اکٹھے بیٹھ کر افطاری کرتے۔ اور تراویح میں بھی شامل ہوتی۔ اس کا میرے قلب پر گہرا اثر تھا کہ باوجود اس کے کہ وہ کام کر کے تھکی ہوئی ہوتی پھر بھی میرے پاس آنے اور پکانے اور اکٹھے مل کر کھانے کا وقت نکال لیتی۔

دو اور بہنیں جن کا نام علیہ شہید اور اُس کی ساس خدیجہ شہید ہیں۔ اُس ملک میں ساس اور بہو شاذ و نادر ہی اکٹھی رہتی ہیں مگر یہ بہو اور ساس بہت پیار و محبت سے ایک دوسرے کے ساتھ مل کر رہتی ہیں۔ اُنہوں نے رمضان شریف میں مجھے کچھ دن کے لئے اپنے پاس رہنے کی دعوت دی اور مَیں بچوں سمیت وہاں چند دن ٹھہری۔ یہ لوگ نہایت باقاعدگی سے میرے ساتھ علی الصبح سحری کے وقت اُٹھ کر اکٹھی نماز ادا کرتے۔ اور ہم تہجد کے نوافل ادا کر کے پھر کھانا پکاتے اور کھاتے۔ وہ مل کر کھانا اور پکانا جس جوش اور محبت سے ہوتا تھا اور اس کا لُطف جو ہم اُٹھاتے تھے وہ مَیں بیان نہیں کر سکتی۔ سحری کر کے صبح کی نماز جماعت سے ادا کرتے اور قرآن مجید کی تلاوت میں اور اُن کو ترجمہ سمجھانے میں مصروف ہو جاتے۔ کچھ وقت آرام کر کے پھر ظہر کی نماز اور عصر کی نماز با جماعت ادا کرتے۔ پھر شام کا کھانا پکانے میں مصروف ہو جاتے اور مل کر افطاری ہوتی۔ افطاری کی وہ بہت جوش و خروش سے تیاری کرتیں۔ ان کا یہ جوش اور جذبۂ اخلاص دیکھ کر اپنے اندر ایک نئی رُوحانی لہر اُٹھتی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسی طرح انڈیانا پولس کی جماعت میں ایک دفعہ ایک احمدی بہن کے گھر میں جلسہ ہوا۔ انکا نام مسز عزیزہ ہے اور وہ ایک بوڑھی مخلص احمدی خاتون ہیں۔ جلسہ ختم ہونے کے بعد لوگ بیٹھ کر باتیں کر رہے تھے تو مسز عزیزہ نے کہا۔ میں تو جلد سونا چاہتی ہوں۔ اِس پر کسی نے کہا کہ اتنی جلدی کیا پڑی ہے؟ تو جواب میں اُس نے کہا کہ "کیا تازہ مسلم سن رائز میں حدیث نہیں پڑھی جس میں لکھا ہے کہ آخری رات کی نماز اور دُعائیں زیادہ قبول ہوتی ہیں؟ مجھے ان دُعاؤں کی ضرورت ہے اس لئے میں جلد سونا چاہتی ہوں۔ تاکہ میں وقت پر اُٹھ کر نماز پڑھ سکوں اور دُعا کر سکوں"۔

چندوں میں بھی عورتیں نہ صرف مردوں کے برابر رہتی ہیں بلکہ بعض دفعہ اُن سے کئی گُنا آگے بڑھ جاتی ہیں۔

ایک دفعہ صوفی صاحب نے اِسی شہر انڈیانا پولس میں تحریک جدید کے چندے کی تحریک کی۔ تمام بھائی بہنوں نے نہایت اخلاص سے لبیک کہا اور ایثار و قربانی کا قابلِ تقلید نمونہ دکھایا۔ مگر ایک آدمی نے اُٹھ کر معذرت کی اور کہا کہ قحط کے ایام ہیں۔ اِن دنوں ہمارے لئے چندہ دینا مشکل ہے۔ اِس پر ہماری ایک احمدی بہن جس کا نام مسز مومنہ ہے اُٹھی اور بہت جوش و غصہ بھرے الفاظ میں یوں گویا ہوئی۔

"برادر صوفی! یہ جو کچھ کہہ رہا ہے یہ اپنے متعلق کہہ رہا ہے۔ "ہمارے" کا لفظ استعمال کر کے دوسروں کو شامل کرنے کا اِس کو کوئی حق نہیں۔ میں اپنے متعلق کہتی ہوں کہ جس رقم کا میں نے وعدہ کیا ہے اس کو ادا کرنے سے پہلے اگر میں مرجاؤں تو آپ کو اختیار ہے کہ آپ میرے گھر کا سامان بلکہ مکان بھی فروخت کر کے چندہ وصول کر لیں"۔

یہ چند مثالیں ہیں جو میں نے آپ بہنوں کے سامنے پیش کی ہیں ایسی ایک نہیں، دو نہیں بلکہ بیسیوں مثالیں میں آپکو سنا سکتی ہوں۔

مغربی ممالک میں خصوصاً امریکہ میں پردہ کرنا کس قدر مشکل ہے، وہ احاطۂ بیان سے باہر ہے۔ مگر ان مشکلات کے باوجود بھی جس حد تک اُن کے لئے پردہ کرنا ممکن ہے وہ کرتی ہیں۔ دوپٹہ اوربند گلے اور لمبی آستینوں والی لمبی قمیص پہنتی ہیں۔ ان لباسوں کی تیاری کرنے اور پہنانے میں میرے وقت کا کافی حصہ صرف ہوتا تھا۔

اب بھی احمدی بہنوں کے مجھے خطوط آتے ہیں۔ اُن میں سے بعض یہاں آنے کے لئے بہت بے تاب ہیں۔

پیاری بہنو! یہ وہ زمانہ ہے کہ عورت مرد کے ساتھ مِل کر دین کی ویسی ہی خدمت کر سکتی ہے جیسا کہ مرد۔ بلکہ میں تو یہ کہونگی کہ اب اکیلا مرد دُنیا کو فتح نہیں کر سکتا جبتک عورت بھی اُس کے شانہ بشانہ پُورے انہماک سے میدانِ جنگ میں شامل نہ ہو۔ اس لئے آئیے ہم اللہ تعالیٰ سے اپنے پچھلے گناہوں اور کوتاہیوں کی معافی مانگتے ہوئے پختہ عہد کریں کہ ہم اپنے آپکو دین کی خدمت کیلئے حقیقی طور پر وقف کر دیں اور قرونِ اولیٰ کی مسلمان خواتین کی مثال قائم کریں۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گولڈکوسٹ میں تبلیغ احمدیت

{۳۰ اپریل کو لجنہ اماء اللہ کی اعزازی دعوت میں محترمہ آمنہ بیگم صاحبہ نے گولڈکوسٹ کے جو حالات سنائے وہ افادہ عام کے لئے شائع کئے جاتے ہیں۔ (ادارہ)}

اب میں چند باتیں اپنے گولڈکوسٹ کے قیام کے متعلق آپ بہنوں کے سامنے پیش کرتی ہوں۔

زبانیں اس ملک میں دس زبانیں بولی جاتی ہیں جو ایک دوسری سے بالکل مختلف ہیں۔ انگریزی کا عام رواج ہے۔ پہلی جماعت سے ہی انگریزی شروع کی جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہاں کا مڈل پاس یہاں کے میٹرک پاس سے زیادہ انگریزی جانتا ہے۔ وہاں انگریزی پڑھانے سے زیادہ بولنے کی مشق کرائی جاتی ہے۔

تعلیمی حالت گولڈکوسٹ میں ۳ ہزار مدارس ہیں۔ احمدیہ سکولوں کی تعداد چھ ہے۔ حال میں جو احمدیہ کالج کھولا گیا ہے اس میں تا حال لنڈن میٹرک کے معیار تک تعلیم کا انتظام ہے۔ پاکستان میں سات کروڑ کی آبادی کے لئے صرف تین یونیورسٹیاں ہیں یعنی دو کروڑ اور تئیس لاکھ کی آبادی کے لئے ایک یونیورسٹی مگر وہاں صرف ۴۶ لاکھ کی آبادی کے لئے ان کی اپنی یونیورسٹی ہے جس کے امتحانات کا معیار لنڈن یونیورسٹی کے برابر ہے۔ گولڈکوسٹ کے تمام وکلاء اور ڈاکٹر انگلینڈ کے تعلیم یافتہ ہوتے ہیں۔

سیاسی حالت گزشتہ جنگ کے دوران میں بہت سے افریقن فوجی برما کی لڑائی میں حصہ لینے کے لئے ہندوستان میں آئے تو انھیں معلوم ہو گیا کہ اقتصادی اور تعلیمی حالت کے لحاظ سے گولڈکوسٹ کسی صورت میں ہندوستان اور پاکستان سے کم نہیں اس لئے ان لوگوں نے واپس جا کر سارے ملک کو متحد کر کے بڑے جوش سے انگریزوں سے گولڈکوسٹ کی آزادی کا مطالبہ کیا اور سیاسی جدوجہد اور جوش و خروش کے لحاظ سے ہندوستان اور پاکستان کو مات کر دیا اور چار پانچ سالوں میں ہی تقریباً ۸۰ فیصدی آزادی حاصل کر لی۔ گولڈکوسٹ کا افریقن یہ ہرگز تسلیم نہیں کرتا کہ وہ یورپین اور ایشیائی باشندہ سے کم ہے۔ آجکل کا افریقن خصوصاً مغربی افریقہ کا رہنے والا احساس کمتری کی بجائے احساس برتری کے نشہ سے مخمور ہے۔

تبلیغ احمدیت بچگان سمیت گولڈکوسٹ کے افریقن احمدیوں کی تعداد بیس ہزار ہے۔ عام جماعت مخلصین سے پُر ہے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح المصلح الموعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اور احمدیت پر قربان ہیں اور تبلیغ میں خوب حصہ لیتے ہیں۔ مردوں کی طرح احمدی عورتیں بھی چندہ عام ادا کرتی ہیں اور خاوند یا والد کے چندہ کے علاوہ اپنا علیحدہ چندہ ادا کرتی ہیں۔ عام طور پر مرد ایک شلنگ ماہوار ادا کرتے ہیں اور عورتیں چھ پنس۔ اسی طرح تبلیغ میں حتی المقدور حصہ لیتی ہیں۔ افسوس کہ تا حال ہم وہاں اسلامی پردہ کو رائج نہیں کر سکے۔ تین جگہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لجنات اماء اللہ قائم ہیں۔ سالٹ پانڈ، اسویڈرو اور کماسی۔ دو سال تک تو مَیں انگریزی نہ جاننے کی وجہ سے کوئی کام نہیں کر سکی۔ اس کے بعد اپنی عورتوں کو وعظ نصیحت کرتی رہی۔ چار پانچ میٹنگوں پر اپنے خاوند کے ساتھ باہر گئی اور عورتوں کو اسلامی مسائل سے آگاہ کیا۔ گولڈ کوسٹ میں مرد تو پُورا لباس پہنتے ہیں مگر عام عورتیں اور جوان لڑکیاں بغیر قمیص کے پھرتی ہیں۔ دل چاہا تو اعلیٰ سے اعلیٰ لباس پہن لیا اور جب چاہا صرف تہ بند پر ہی اکتفا کیا۔ کوئی شرم یا پابندی نہیں ہے۔ اس بات پر اپنی عورتوں کو خاص طور پر تلقین کرتی رہی کہ اپنی جوان لڑکیوں کی اس بارہ میں خاص نگرانی کریں اور ان کو بغیر قمیص کے نہ پھرنے دیں۔ عموماً گولڈ کوسٹ کی سب عورتیں تاجر پیشہ ہیں۔ بچہ بچہ تجارت کرتا ہے۔ عورتیں کافی امیر ہوتی ہیں اور خاوندوں کی مدد کرتی ہیں۔ سخت مغرور اور سنگار کی شوقین ہوتی ہیں۔ اگر ذرہ سی رنجش خاوند کے ساتھ ہو تو سڑک پر کھڑی ہو جاتی اور خوب بُرا بھلا کہتی ہیں۔ اگر رنجش زیادہ بڑھ گئی تو گھر کا سب سامان باہر نکالا جو اُس کی اپنی ملکیت ہوتی ہے اور دوسرے مرد کے گھر چلی گئی جو اُس نے پہلے ہی انتخاب کیا ہوتا ہے۔ مرد بڑے شوق سے شادی پر شادی کئے جاتے ہیں کیونکہ شادی کرنا اُن کے لئے کوئی بوجھ نہیں ہوتا بلکہ وہ زیادہ امیر ہو جاتے ہیں۔ لیکن اب احمدیت کے ذریعہ ان تمام امور کی اصلاح ہو رہی ہے۔ پھر یہ لوگ دانتوں کی اس قدر صفائی کرتے ہیں کہ ہم لوگ حیران رہ جاتے ہیں۔ چھوٹے اور بڑے صبح بجائے ناشتہ کے مسواک کیس تراشتے اور چباتے نظر آئیں گے۔ پھر نہانے کے بیحد شوقین ہیں۔ بچے عورتیں مرد جس کو دیکھو نہا رہا ہے۔ گھروں میں غسل خانے نہیں ہیں سڑکوں پر کھڑے نہا رہے ہیں۔ پھر یہ غسل معمولی نہیں ہوتا۔ خوب اسپنج اور صابن ملتے ہیں۔ دن میں دو تین دفعہ ضرور نہاتے ہیں اور ہر دفعہ صابن اور اسپنج استعمال کرتے ہیں۔

اب مَیں ایک اور بات عرض کرنے کے بعد اپنا مضمون ختم کرتی ہوں کہ عورتوں کو بغیر تعلیم کے باہر جانا خود اُن کیلئے بھی سخت تکلیف کا موجب ہے۔ اور پھر ایسی عورت نہ ہی سلسلہ کی کوئی مفید خدمت کر سکتی ہے۔ اسلئے مَیں اس لمبے تجربہ کے بعد اس نتیجہ پر پہنچی ہوں کہ اگر کوئی پڑھی لکھی بہن جس کو انگریزی بولنے کی اچھی طرح مہارت ہو، پھر قرآن شریف با ترجمہ آتا ہو اور عیسائی عورتوں سے مناظرہ کر سکتی ہو تو ایسی بہنیں سلسلہ کے لئے بے حد مفید ثابت ہو سکتی ہیں۔ ورنہ سوائے خاوند اور بچوں کی دیکھ بھال کے کچھ نہیں کر سکتیں۔

پھر دوسری بات مَیں یہ عرض کروں گی کہ اگر یہاں انگریزی پڑھانے کے ساتھ ساتھ بولنے کی مشق بھی کرائی جائے تو تھوڑی تعلیم بھی کافی فائدہ دے سکتی ہے ورنہ یہاں کی میٹرک بھی باہر جا کر بولنے میں کچھ مدد نہیں دے سکتی۔

اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہو اور ہمیں احسن طور پر اسلام کی خدمت کرنے کی توفیق عطا کرے۔ آمین۔

(آمنہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہمارے اسلاف

انجمن آرا۔ لاہور

جنگ یرموک اسلامی جنگوں میں سے اہم ترین جنگ ہے۔
شاہ ہرقل قیصر روم نے مسلمانوں کی طاقت کو توڑنے کیلئے بہت بڑی فوج فراہم کی جسکی تعداد مختلف مورخین نے دس سے پانچ لاکھ تک بیان کی ہے۔ اس فوج میں ساٹھ ہزار عرب بھی شامل تھے جنکی کمان ایک عرب سردار جبلہ کے ہاتھ میں تھی اور سپہ سالار کفار کی بہت سی امیدیں اسی لشکر کیساتھ وابستہ تھیں۔ چونکہ لوہا ہی لوہے کو کاٹتا ہے اسلئے سمجھ لیا گیا تھا کہ غسانی عرب ہی اسلامی لشکر کو شکست دیں گے۔
اس تاریخی معرکہ میں مسلمانوں کی تعداد زیادہ سے زیادہ چالیس ہزار بیان کی گئی ہے۔

جنگ کے پہلے روز رومیوں کی طرف سے سب سے پہلے یہی ساٹھ ہزار عرب میدان میں اُترے۔ ان کے مقابلہ کی تجاویز پر غور کرنے کیلئے مسلمان سرداروں کی کانفرنس میں حضرت خالد بن ولیدؓ نے یہ تجویز پیش کی کہ ساٹھ ہزار کے اس لشکر پر حملہ کرنے کے لئے ان کی قیادت میں صرف تیس ۳۰ سپاہی بھیجے جائیں۔ اور گو انہیں اس پر اصرار تھا تاہم باقی سرداروں کے زور دینے پر وہ اپنے ہمراہیوں کی تعداد کو بڑھا کر ساٹھ کر دینے پر آمادہ ہو گئے۔

اس زمانہ کی جنگوں میں ہم نے یہ تو دیکھ لیا ہے کہ ساٹھ ٹینک دشمن کے ساٹھ ہزار لشکر پر حملہ کر کے اسے تہس نہس کر دیں لیکن یہ نظیر کسی قوم اور کسی زمانہ کی تاریخ میں آپکو نہ مل سکیگی کہ ساٹھ زندہ انسان ساٹھ ہزار کے لشکر پر چڑھائی کریں اور پھر اُسے کیڑوں کوڑوں کی طرح پاؤں میں مسل ڈالیں لیکن شجاعانِ اسلام یہ تماشا آج سے چودہ سو سال قبل دُنیا کو دکھا چکے ہیں۔ اس مقابلہ کی تفصیل سُنیئے۔

حضرت خالدؓ اپنے ساٹھ جانبازوں کے قافلہ کیساتھ دشمن کے ٹڈی دل لشکر کے بالمقابل جا ڈٹے۔ جبلہ کے وہم و گمان میں بھی نہ آسکتا تھا کہ یہ چند لوگ اُسکے ساٹھ ہزار غسانی جوانوں سے لڑنے کیلئے آئے ہیں۔ اُس نے خیال کیا کہ یہ صُلح کے پیغامبر ہیں اور اُس نے دریافت کیا کہ وہ کیا کہنا چاہتے ہیں۔ حضرت خالدؓ نے کہا کہ کہنا تم سے کیا ہے تم سے لڑنے آئے ہیں۔ جبلہ نے کہا کہ میں تمہیں اتنا بیوقوف نہیں سمجھتا کہ اپنی جان کے لاگو ہوئے ہو ہوش کی دوا کرو۔ حضرت خالدؓ نے جواب دیا کہ فضول باتوں کا کوئی فائدہ نہیں آؤ اور مقابلہ کر کے دیکھ لو۔ جبلہ نے اپنے لشکر کو یکبارگی ان شمعِ رسالت کے پروانوں پر حملہ کرنیکا حکم دیدیا۔ لڑائی شروع ہو گئی اسلامی پہلوان جس طرف رُخ کرتے دشمن کے سپاہیوں کو گاجر مُولی کی طرح کاٹتے ہوئے نکل جاتے۔ دشمن نے بڑا زور مارا اور پے در پے حملے کئے مگر یہ ساٹھ آدمی تو دراصل ساٹھ ٹینک تھے جنہیں اپنی جگہ سے ہلانا ممکن نہ تھا انکی تلواریں دشمن کی صفوں پر موت کی بارش برسا رہی تھیں اور اس زمانہ کی مشین گن اور بیرین گن سے بھی زیادہ ہلاکت آفرین ثابت ہو رہی تھیں۔ تفاصیل کو چھوڑیئے۔ شام تک یہ معرکۂ کارزار گرم رہا۔ کفار اسقدر بدحواس ہو چکے تھے کہ ایک دوسرے کو کاٹنے لگے۔ یہ دیکھ کر انکے سردار نے واپسی کا بگل بجایا جسے سُنکر انکی جان میں جان آئی۔ اور رومی سپاہی سر پر پاؤں رکھ کر بھاگے۔ اس تمام دن کی لڑائی کا نتیجہ یہ تھا کہ کفار کی پانچ ہزار لاشیں میدان میں گنی گئیں اور مسلمان شہداء کی تعداد دس تھی اور پانچ دشمن کے ہاتھ اسیر ہوئے۔ الا ان حزب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لجنہ اماء اللہ کی سرگرمیاں!

لجنہ اماء اللہ ملتان چھاؤنی کا تبلیغی جلسہ

لجنہ اماء اللہ ملتان چھاؤنی کا تبلیغی جلسہ ۲۲ اپریل بروز اتوار بر مکان عبدالرشید صاحب تمر زیر صدارت محترمہ امتہ الحفیظ صاحبہ اختر منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد محترمہ طاہرہ بیگم نے تفسیر کبیر جلد اول سے کچھ حصہ پڑھ کر سُنایا۔ بعدہ خاکسار نے مضمون بعنوان "وفات مسیح ناصریؑ میں حیاتِ اسلام ہے" پڑھ کر سنایا۔ جس میں قرآن مجید سے وفات مسیح کے دلائل پیش کئے گئے اور واضح کیا گیا کہ اگر آسمان پر زندہ جانیکا حق تھا تو ہمارے آقا سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو تھا جیسا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد پر یہود نے کہا تھا کہ جب تک ایلیا نبی دوبارہ نہیں آئینگے کوئی اور نبی نہیں آسکتا تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے جواب دیا کہ وہ آنیوالا ایلیا یحییٰ ہے۔ ایلیا کے دوبارہ آنے کا مطلب یہ ہے کہ آنیوالا اُس کی خُو بُو پر ہوگا۔ پس بعینہٖ حضرت مسیح کی آمد سے مراد حضرت مسیح موعود علیہ السلام تھے جو کہ آچکے۔

پھر محترمہ امتہ الرحمن صاحبہ نے بعنوان "خاتم النبیین" مضمون پڑھا۔ بتایا کہ خاتم سے مراد یہ نہیں کہ آپ کے بعد نبی نہیں آسکتا بلکہ نئی شریعت لانیوالا کوئی نبی نہیں آسکتا۔ ہاں آپ کا تابع ہو کر نبی آسکتا ہے۔ اگر یہ بات نہ ہوتی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بیٹے ابراہیم کی وفات پر یہ کیوں فرمایا کہ "اگر میرا بیٹا ابراہیم زندہ ہوتا تو ضرور سچا نبی ہوتا"

بعدہٗ محترمہ منور سلطانہ صاحبہ نے مضمون بعنوان "ختم نبوت" پڑھا۔ بعد ازاں محترمہ آمنہ بیگم نے بعنوان "ہر ایک قوم چاہتی ہے کہ دوسری قوم کو مسل کر رکھ دوں" جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں کا ذکر کیا۔ اور بعض ناصرات نے نظموں سے جلسہ کو دلچسپ بنایا۔ علاوہ احمدی مستورات کے غیر احمدی مستورات بھی کافی تعداد میں شامل تھیں اور اچھا اثر لیکر گئیں۔ حاضرات کی تواضع شربت سے کی گئی۔

(محمودہ بنت محمد لطیف صاحب سیکرٹری لجنہ اماء اللہ ملتان چھاؤنی)

لجنہ اماء اللہ مالیر کینٹ کا تبلیغی جلسہ

لجنہ اماء اللہ حلقہ مالیر کینٹ کا ایک تبلیغی جلسہ مورخہ ۱۴-۵-۵۱ بروز پیر زیر صدارت خاکسارہ بر مکان صوبیدار عثمان غنی صاحب منعقد ہوا۔ جس میں غیر احمدی مستورات کو خصوصیت سے مدعو کیا گیا تھا۔

جلسہ کی کارروائی تلاوتِ قرآن پاک سے شروع ہوئی۔ تلاوت محترمہ فہمیدہ بیگم صاحبہ سیکرٹری لجنہ نے خوش الحانی سے کی۔ اس کے بعد محترمہ کلثوم بیگم اور زکیہ بیگم نے یکے بعد دیگرے نظمیں پڑھ کر حاضرات کو محظوظ کیا۔ خاکسارہ نے "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سلوک اپنے غلاموں سے" سامعات کے گوش گذار

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کیا۔ محترمہ زکیہ بیگم صاحبہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرتِ طیبہ پر مختصر طور پر روشنی ڈالی۔ اس کے بعد فہمیدہ بیگم نے اخبار الفضل سے "سونے کے آداب احادیث نبوی سے" پڑھ کر سنایا۔ بعد میں معزز غیر احمدی بہنوں کا شکریہ ادا کیا گیا اور چلنے سے تواضع کی گئی۔ دعا کے بعد جلسہ بخیر و خوبی ختم ہوا۔ غیر احمدی مستورات اچھا اثر لے کر گئیں۔ الحمد للہ علیٰ ذٰلک۔

مصباحی بہنوں سے التماس ہے کہ وہ ہمارے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہماری کوششوں کو بارآور کرے اور ہمیں احمدیت کی صحیح تصویر پیش کرنے کی توفیق دے۔

آمین! والسلام

خاکسارہ ہاجرہ بیگم صدر لجنہ اماء اللہ حلقہ مالیر کینٹ (کراچی)

احمدیہ گرلز سکول کا ستائیسواں (۲۷) سالانہ اجلاس

مورخہ ۶ مئی ۱۹۵۱ء کو احمدیہ گرلز سکول کے صحن میں زیر صدارت بیگم عنایت اللہ صاحب منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن مجید اور نعت کے بعد ایک پروگرام پیش کیا گیا جس میں عرب کی حالت، بعثت نبوی اور واقعات بعثت بیان کئے گئے۔ اس پروگرام میں راشدہ بانو، زبیدہ خانم، فرخندہ خورشید احمد نے حصہ لیا۔ تین مذہبی مقالے پیش کئے گئے جس میں نسیم فضل کریم اور ثریا العفت اور زکیہ، آمنہ، فہمیدہ نے حصہ لیا۔ ایک مسلسل پروگرام پیش کیا گیا جس میں منصورہ بیگم نے "شیطان" کے عنوان سے، شاکرہ نے "عرب کی حالت اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات"۔ نسیم اختر نے بعنوان "حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تبلیغ"۔ زیب النساء نے بعنوان "تبلیغ کا اثر" اور امۃ الرحمٰن صاحبہ نے بعنوان "انسانی تکمیل"۔ اور جسارت صاحبہ نے "اسلام اور کفر کا مقابلہ"۔ محترمہ قمر زکیہ صاحبہ نے کشمیر کے حالات بیان کئے۔ اور خاکسار نے بذریعہ تقریر عورتوں کو امہات المومنین کی زندگیوں سے سبق حاصل کرنے کی تلقین کی اور مسلمانوں کے ادبار کی حالت کو بخوبی واضح کیا۔ اور آنیوالی نسلوں کو صحیح طور پر مسلمان بنانے کی تلقین کی۔

محترمہ سیدہ فضیلت صاحبہ نے سورۃ النمل کی تلاوت کرنے کے بعد اس کی تفسیر کی اور فرمایا کہ قرآن کریم کو زندگیوں کا لائحہ عمل بناؤ۔ اور عورتوں کو فرائض کی طرف توجہ دلائی۔

سیدہ شوکت صاحبہ نے سکول کی سالانہ رپورٹ پیش کی۔ سکول کا سالانہ نتیجہ بیان کیا جو بہت شاندار تھا۔ مڈل کلاس کا نتیجہ بھی بہت اچھا تھا۔ ۲۱ طالبات میں سے صرف ایک لڑکی فیل ہوئی۔

دینیات میں کامیاب ہونے والی طالبات کو انعامات تقسیم کئے گئے۔ دعا کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔

جلسہ کی حاضری ۸۰۰ تھی۔ معزز غیر احمدی خواتین کو کارڈ بھیج کر بلایا گیا تھا جنہوں نے شامل ہو کر خوشی کا اظہار

سیکرٹری لجنہ اماء اللہ
شہر سیالکوٹ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رپورٹ تبلیغی وفد مگھیانہ

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا چوتھا تبلیغی وفد ۱۹ ر مئی سنہ ۵۱ء کو صبح آٹھ بجے ربوہ سے استانی میمونہ صوفیہ صاحبہ کی قیادت میں ربوہ سے روانہ ہوا۔ وفد کی ممبرات مندرجہ ذیل تھیں:۔

(۱) حضرت سیدہ ام داؤد احمد صاحبہ۔

(۲) محترمہ استانی میمونہ صوفیہ صاحبہ۔

(۳) محترمہ نصیرہ نزہت صاحبہ۔

(۴) حمیدہ صابرہ۔

(۵) محترمہ سراج بی صاحبہ۔

مگھیانہ کی لجنہ اماء اللہ کی طرف سے بیگم صاحبہ بابو بشیر احمد صاحب کے ہاں بہت سی غیر احمدی معزز خواتین کو عصرانہ پر مدعو کیا گیا تھا۔ مکرمہ صدرہ صاحبہ و سیکرٹری صاحبہ کے علاوہ کچھ احمدی خواتین بھی موجود تھیں۔

صدر صاحبہ لجنہ مگھیانہ نے معزز مہمانوں سے تعارف کروایا۔ بیگم صاحبہ شیخ یوسف شاہ صاحب بار ایٹ لا۔ بیگم صاحبہ شیخ محمد سعید صاحب ایم۔ ایل۔ اے بیگم صاحبہ صدرہ مسلم لیگ۔ بیگم صاحبہ ڈی۔ آئی صاحب مس گیلانی صاحبہ ڈسٹرکٹ انسپکٹرس آف سکولز جھنگ۔ معلمات جھنگ گورنمنٹ گرلز سکول۔ بیگم صاحبہ وائس پرنسپل ادہیرال کالج اور کئی دیگر معزز خواتین مدعو تھیں۔

تعارف کے بعد ایک گھنٹہ تک تبادلہ خیالات ہوتا رہا۔ اُنہیں بتایا گیا کہ اس وفد کے جھنگ میں آنے اور آپ سب کو مدعو کرنے کا مقصد یہ ہے کہ آپ لوگوں سے دوستانہ تعلقات قائم کرکے اُن غلط فہمیوں کو دور کیا جائے جو عام طور پر جماعت احمدیہ کے متعلق پیدا کر دی گئی ہیں۔ ہمارا مذہب اسلام ہے اور ہم خدا تعالیٰ کو ایک اور حضرت رسول خدا احمد مجتبےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیاء مانتے ہیں۔

عصرانہ کے بعد استانی میمونہ صوفیہ صاحبہ نے تلاوت قرآن کریم کی اور حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ تعالیٰ کے کلام میں سے ایک نظم پڑھکر سُنائی۔ پھر ایک مختصر سی تقریر کی جس میں جماعت احمدیہ کے عقائد اُن کے سامنے پیش کئے۔ اور لفظ خاتم النبیین کی تشریح کی۔ آپ نے بتایا کہ ہمارا عقیدہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی صاحب شریعت نبی نہیں آ سکتا۔ ہاں آپ کی پیروی میں آپ کی شریعت کو تازہ کرنیکے لئے قیامت تک نبی آسکتے ہیں اور اسی قسم کی نبوت کا دعویٰ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیا ہے۔

تقریر کے بعد حاضرات کو سوالات کا موقع دیا گیا اور اُنکے سوالات کے تسلی بخش جوابات دیئے گئے۔ مصباح اور تبلیغی

(باقی صـ۳۸ پر ملاحظہ ہو)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بزمِ مصباح

بجواب بہن سیدہ ش۔ الف، لاہور:۔

آپ کی مطلوبہ نظم اسی شمارہ میں (صفحہ ۲ پر) حاضر ہے، ملاحظہ فرمالیں۔ دیگر فرمائش...... اُونی فراک اور مردانہ سوئیٹر کی بُنتی آئندہ شمارہ میں پیش کرنے کی کوشش کرونگی انشاء اللہ تعالیٰ۔ کچھ دیر انتظار فرمائیے!۔

بجواب عزیزہ محمود اختر کراچی:۔

آپ کا فرمائشی خط مل گیا۔ آپ کی خواہش کے مطابق جالی کے دوپٹہ کے لئے چند نمونے حاضر ہیں پسند فرمالیجئے!

(ایم۔ صادقہ میر)

(نوٹ) سیدہ ش۔ الف لاہور کی فرمائش کے جواب میں ہمیں سب سے پہلے ایم۔ صادقہ میر صاحبہ کی نظم موصول ہوئی اس لئے ان کی طرف سے شائع کی جارہی ہے۔ انکے علاوہ محمودہ بیگم صاحبہ بدوملہی، آمنہ صدیقہ صاحبہ منٹگمری، زکیہ بیگم صاحبہ مالیر کینٹ، امۃ الکریم صاحبہ نصرت قادیان اور خورشید اختر صاحبہ لائلپور نے بھی یہ نظم بھجوائی ہے۔ بہنوں کی اس دلچسپی کا ادارہ شکور ہے۔ امید کی جاتی ہے کہ آئندہ بھی بہنیں ادارہ کے ہر پروگرام میں اسی دلچسپی سے حصہ لیں گی۔

آم اور ٹماٹر کی چٹنی کی عمدہ ترکیب اگر کسی بہن کو یاد ہو، تو بذریعہ مصباح مطلع فرمادیں۔ (ایک ضرورتمند)

میرا بھائی اظہر ظہور بٹ ماہ جون B.L.. کا امتحان دے رہا ہے تمام بہنوں کی خدمت میں التجا ہے کہ انکی شاندار کامیابی کیلئے دُعا فرمائیں۔

مدیرہ کی ڈاک

محترم نسیم صاحب بنگلوری تحریر فرماتے ہیں:۔

"میرے نام رسالہ جاری کرنے کا بہت بہت شکریہ۔ ہاں مجھے اپریل ۱۹۵۱ء کا پرچہ بھی مل گیا ہے۔ الحمد للہ! واقعی مضامین بہت دلچسپ اور پُر تنوع خوبیوں کے حامل ہیں۔ مَیں نے اپنی چھوٹی بہن عزیزہ بیگم کو دکھلایا۔ اُنہوں نے رسالہ کو بغور ملاحظہ فرماکر بہت تعریف کی۔ اب جبکہ آپ کا کارڈ ملا وہ بھی دکھلایا۔ دیکھتے ہی کہنے لگیں کہ میری دینی تعلیم بہت کم ہے لہذا مَیں مصباح کے لئے مضامین کیوں کر روانہ کروں۔ مَیں نے انہیں یہی کہا ہے کہ کوشش کرتی رہا کرو، خدا کامیاب کرے گا۔ آپ بھی ان کی دینی و دُنیاوی تعلیم کے لئے دُعا فرمائیں۔ نیز آپ مصباح کے دیگر قلمی معاونین کے لئے بھی دُعائیں فرماتے رہیں۔

انشاء اللہ کل اور چند عزیزوں کے گھر جاکر اس رسالہ کے متعلق اس کی اہمیت اُن تک واضح کرکے اُنہیں بھی خریدار بنانے کی کوشش کرتا رہوں گا۔ دُعا فرمائیں!"

والسلام

خاکسار.... نسیم بنگلوری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(بقیہ صفحہ ۳۶) تبلیغی وفد گھیانہ

ٹریکٹ تقسیم کئے اور ربوہ تشریف لانیکے لئے مدعو کیا۔ اُن میں سے اکثر خواتین نے ربوہ آنے اور خط و کتابت کرنیکا وعدہ کیا اور اِس بات کا اظہار بھی کیا کہ وہ ہم سے ملکر بہت محظوظ ہوئی ہیں۔

دوسرے دن جلسہ کا انتظام تھا۔ اسمیں بھی غیر احمدی مستورات تشریف لائیں۔ سکول کی طالبات نے بعض سوالات کئے۔ وفاتِ مسیح، صداقتِ مسیح موعودؑ، خاتم النبیینؐ اور معجزات حضرت مسیح موعودؑ کے موضوع زیرِ بحث رہے جن کے متعلق اُنہیں مطمئن کیا گیا اور لٹریچر پڑھنے کے لئے دیا اور مزید تحقیقات کا وعدہ لیا۔

پھر لجنہ اماء اللہ کا اجلاس شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم و نظم کے بعد مکرمہ صدر صاحبہ لجنہ مرکزیہ حضرت اُم داؤد احمد صاحب نے ممبرات کو اہم نصائح فرمائیں اور انہیں بتایا کہ ہمارا مقصد تبلیغ کرنا ہے اور اب خدا کے فضل سے ہمارے پاس اسکے مواقع بھی ہیں اسلئے ہمیں تبلیغی جدوجہد کو تیز تر کر دینا چاہیئے۔ اور حاضرات کو مکرمہ نصیرہ نزہت صاحبہ سے متعارف کروایا کہ یہ ہماری پہلی مبلغہ ہیں جو ادائے فریضہ تبلیغ کے لئے ماریشس اپنے خاوند کے ہمراہ جارہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ انکے ساتھ ہو۔

آخر میں سیدہ امۃ العزیز صاحبہ صدر لجنہ گھیانہ نے سب کا شکریہ ادا کیا اور دعا کے ساتھ جلسہ برخاست ہوا۔ ([illegible])

المائدہ

انڈوں کا حلوہ:- اشیاء۔ تازہ انڈے، شکر سفید اور گھی ہموزن۔ کیوڑہ۔

ترکیب:- انڈوں کو توڑ کر خوب پھینٹ لیں اور صافی میں چھان کر شکر اور گھی ملا کر ہلکی آنچ پر رکھدیں اور ہلاتی رہیں۔ جب پک کر گھی چھوڑنے لگیں تو اُتار لیں اور کیوڑہ ڈال کر پلیٹوں میں ڈال لیں۔

پڈنگ:- اشیاء۔ کھویا آدھ سیر، شکر آدھ سیر، انڈے دس عدد، دانہ الائچی ۳ ماشہ۔

ترکیب:- پہلے انڈوں کو توڑ کر زردی اور سفیدی علیحدہ علیحدہ کر لیں۔ پھر زردی میں شکر اور کھویا ملا کر خوب پھینٹیں کہ ایک جان ہو جائے سفیدی کو ایک بڑے پیالے میں ڈالکر کانٹے یا چمچے سے خوب پھینٹیں کہ جھاگ جھاگ ہو جائے اسمیں سمندر جھاگ بھی ملا دیں پتلی کی تھالی جس کے کنارے ایک انچ کھڑے ہوں وہ ٹھیک ہوگی۔ نیچے زردی تیار کی ہوئی ڈالدیں اور اُوپر سفیدی پھینٹی ہوئی بچھادیں اور دانہ الائچی باریک پیس کر اُوپر چھڑک دیں اور اُوپر کوئی اور تھالی اُلٹ کر رکھ دیں۔ دونوں تھالیاں برابر ہوں تاکہ دونوں کنارے مل جائیں۔ پھر کوئلوں پر رکھ دیں۔ آنچ ہلکی ہو اور اُوپر بھی کوئلے رکھدیں۔ آنچ ٹھیک ہونی چاہیئے۔ پڈنگ دس پندرہ منٹ تک تیار ہو جائیگی۔ چھری سے کاٹ کر نوش فرمائیں۔

نوٹ:- سمندر کی جھاگ ایک رتی ہو۔

ذکیہ بیگم مالیر کینٹ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ماڈرن کشیدہ کاری

ایم۔ صادقہ میر

عزیزہ محمودہ اختر کراچی کی خاطر!

جالی کے دوپٹہ کے لئے چند نمونے حاضر ہیں ..... (پھول و پتے)

ترکیب :- پہلے کاغذ پر حسب پسند نمونہ ٹریس کرلو۔ اس کے بعد دوپٹہ پر نمونہ بنانے کی مجوزہ جگہ کو کاغذ کے اوپر رکھ کر احتیاط سے چاروں طرف موٹے موٹے ٹانکے لگا کر نمونہ والے کاغذ کو دوپٹہ کے ساتھ ٹانک دو۔ اب دوپٹہ کو فریم میں کس لو اور نمونہ کے خاکہ کے مطابق جالی پہ باریک باریک ٹانکوں سے کچا کر لو۔ بعدہٗ کاغذ کے اطراف پر لگے ہوئے ٹانکوں کو آہستہ سے کھول کر کاغذ دوپٹہ سے علیحدہ کر لو۔ اب نمونہ کا خاکہ دوپٹہ پر بنا ہوا نظر آئے گا۔ خاکہ کو سادہ کڑھت سے بھر دیجئے۔ پھول اور پتیاں مکمل بھر لینے کے بعد پھول اور پتیوں کے گرد زنجیرہ کڑھت سے حد بندی کیجئے ..... نیز پتوں کی نسیں بھی بعد میں ہی زنجیرہ کڑھت سے بناؤ ......

دھاگہ حسب پسند، اگر سفید بناؤ تو بھی اچھا رہے گا ..... ورنہ رنگین تو بے حد خوبصورت معلوم ہوتا ہے۔

رنگوں کی ترتیب :- ..... پھول نمبر (۱) کے پتوں کا رنگ سبز شیڈ دار۔ پھول سرخ شیڈ دار۔ پھول کا درمیانی حصہ زرد ..... حد بندی، پتوں کی نسیں اور ڈالیاں نسواری رنگ کی ہوں گی ..... پھول نمبر ایک کا خاکہ کچا کر دو تو پتیوں کو سبز اور پھول کو سرخ رنگ سے ہی بناؤ ..... نمبر دو و تین کے لئے ..... پتیوں کا رنگ چاکلیٹ ..... حد بندی اور نسیں سیاہ رنگ کی ..... پہلے پتے کے خاکہ کو سبز یا چاکلیٹ رنگ سے کچا کرو ..... پھر اسی رنگ سے پتے باریک باریک ٹانکوں سے بھر لیجئے ..... اور بعد میں سیاہ رنگ کے دھاگہ سے نسیں اور کنارہ بندی .....

(نوٹ) اگر دوپٹہ پر نمونہ کا خاکہ بناتے وقت ٹانکے صرف جالی پر ہی لگیں تو یہی کاغذ کئی بار استعمال ہو سکیگا ..... بصورت دیگر کاغذ پھٹ جائے گا، نیز ہر بار نیا خاکہ ٹریس کرنا پڑے گا .....

پھول و پتے جالی کے سوراخوں کے رُخ کے مطابق بھرے جائیں جس طرح جالی پر پرانے ڈیزائن کے عام پھول خانہ شماری کے ٹانکوں سے بنائے جاتے ہیں۔ ایسے ہی یہ خاکہ کے اندر بغیر سوراخ شماری کے بنیں گے۔ بہت آسان ہے، امید ہے سمجھ لوگی! .....

سادہ کڑھت سے بھری ہوئی پتیاں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

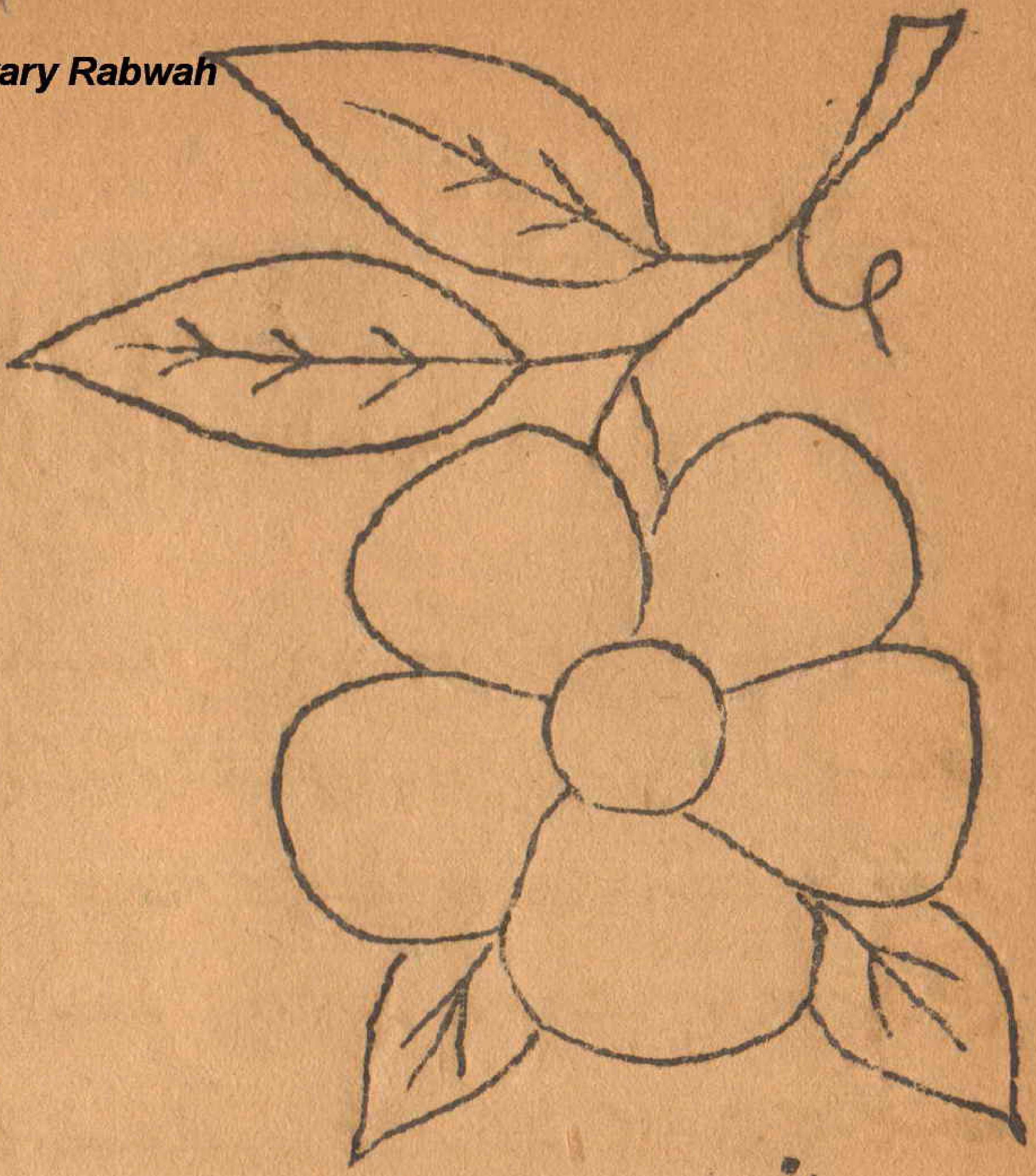

نمبر۱

نمبر۲

ایم۔صادقہ

ممیز

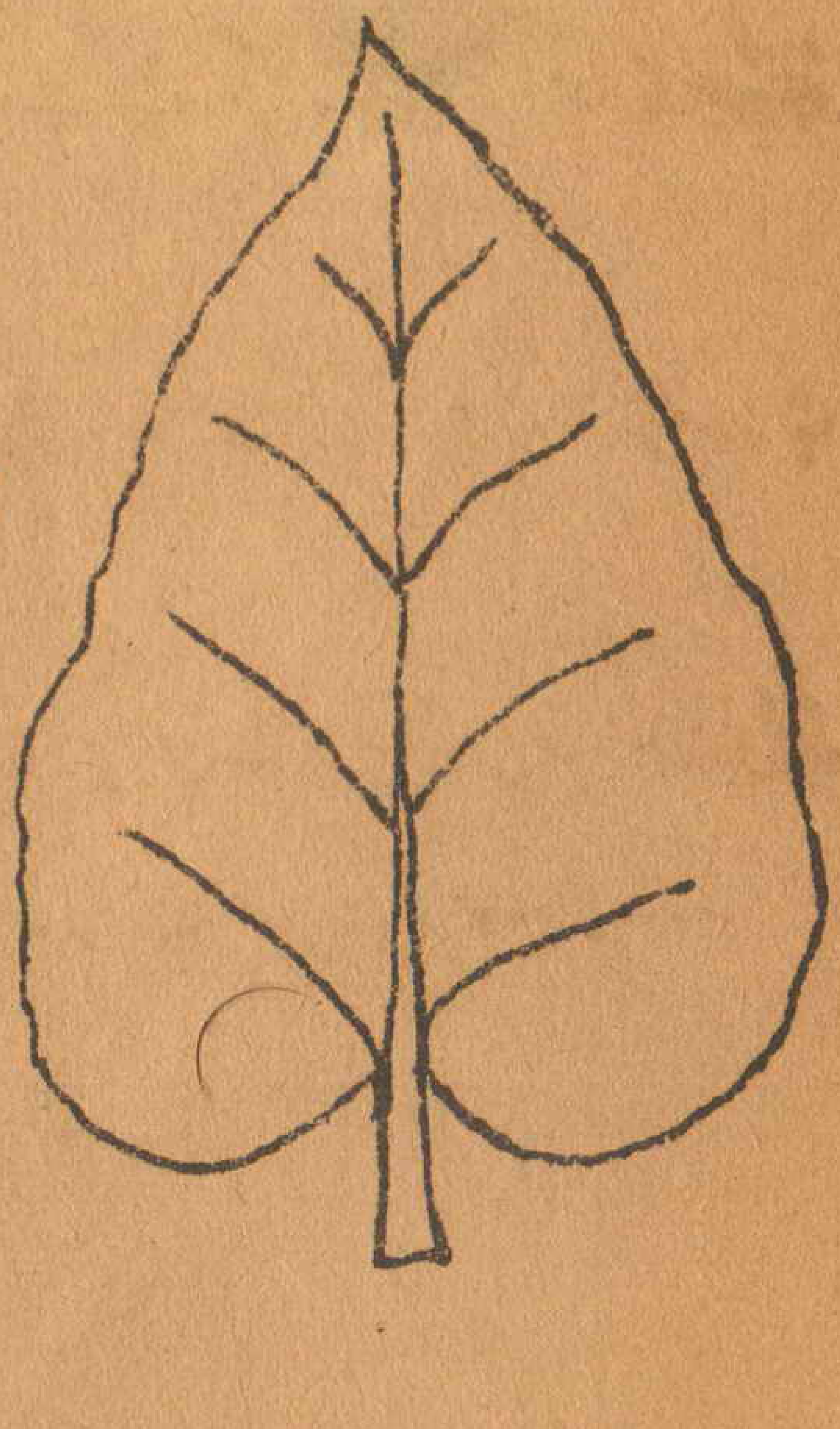

نمبر۳

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصیتیں

نوٹ :- وصایا منظوری سے قبل اسلئے شایع کیجاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو دفتر کو اطلاع کر دے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

نمبر ۲۱۷۹ میں مقبول احمد ذبیح ولد چوہدری عبدالحق صاحب شاکر سکنہ نواں کوٹ ڈاکخانہ فیض پور کلاں ضلع شیخوپورہ حال معلم مدرسہ احمدیہ احمد نگر ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸/۴/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اسوقت کوئی نہیں اسوقت ماہوار آمد بذریعہ وظیفہ -/۱۵ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ کرتا رہونگا۔ اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا۔ اگر کوئی جائداد میرے مرنیکے وقت ثابت ہو تو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد۔ مقبول احمد ذبیح متعلم مدرسہ احمدیہ احمد نگر جھنگ۔ گواہ شد۔ عبدالحق شاکر والد موصی مذکور۔ گواہ شد۔ سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

نمبر ۱۲۵۰ میں خدا بخش ولد میاں غلام قادر صاحب قوم جٹ سکنہ بوعرکن؟ نیا محلہ راولپنڈی شہر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/۸/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد کوئی نہیں ہے صرف ماہوار آمدنی جو غیر معین صورت میں ہے وہ مبلغ -/۳۰ روپیہ ہے۔ اسکے ۱/۵ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ آمدنی کی کمی بیشی کے مطابق حصہ آمد ادا کرتا رہونگا۔ میرے مرنیکے بعد اگر کوئی جائداد ثابت ہوگی تو اسکے ۱/۵ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد۔ خدا بخش ولد میاں غلام قادر راولپنڈی۔ گواہ شد۔ خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد۔ نصیر احمد بھٹی ولد قاضی بشیر احمد محصل حلقہ ۲ راولپنڈی شہر۔

نمبر ۲۷۳۵ میں صادقہ بیگم زوجہ عبدالغفور صاحب لدھیانوی۔ ساکن حال کمالیہ ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰/۲/۵۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حق مہر مبلغ ایکہزار روپیہ ہے جو بذمہ خاوند واجب الادا ہے۔ میں اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اور چاہ تکیہ والا میں ۹ ۱/۲ مرلہ زمین بابو علی حسین صاحب نے مجھے مکان بنانیکے لئے دی تھی اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں کیونکہ یقین کامل ہے کہ ہم جلد یا بدیر وہاں واپس جائینگے۔ اسکے علاوہ میری اور کوئی جائداد نہیں نیز بوقت وفات جو میری جائداد ثابت ہو اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ الامتہ۔ صادقہ بیگم بقلم خود۔ گواہ شد۔ علی حسین ریٹائرڈ ہیڈ ورکس ہیڈ ڈرافسمین بابت الله نوار گوردا سپور۔ گواہ شد۔ عبدالغفور لدھیانوی کمالیہ۔

نمبر ۱۰۰۲۵ میں شیخ بشیر احمد ولد شیخ محمد اسمٰعیل صاحب ساکن لالہ موسیٰ محلہ غلام پورہ ڈاکخانہ خاص ضلع گجرات (حال کارکن دفتر قضاء ربوہ) بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷/۱/۵۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اسوقت نقدی مبلغ -/۳۰۰ روپیہ ہے۔ اسکے علاوہ اور کوئی جائداد نہیں کیونکہ میرے والدصاحب بفضل تعالیٰ زندہ ہیں۔ مذکورہ بالا رقم کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ میرا گذارہ اسوقت مبلغ -/۳۰ روپے ماہوار ہے۔ آمدنی غیر معین ہے۔ کمی بیشی کے مطابق حصہ آمد ادا کرتا رہونگا۔ اس آمدنی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ میرے مرنیکے بعد اگر کوئی جائداد ثابت ہوگی تو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد۔ شیخ بشیر احمد بقلم خود لالہ موسیٰ (حال کارکن دفتر قضاء ربوہ) گواہ شد۔ چوہدری خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد۔ میاں کرم الٰہی ولد میاں فضل الٰہی بقلم خود۔

نمبر ۱۰۵۶ میں حاجی محمد عیسٰے ولد شہادل صاحب مرحوم ساکن ڈاکخانہ بھیکی ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۱۲/۴۹

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد حسب ذیل ہے۔ موضع گھماؤں میں زرعی جو قیمتی -/۴۰۰۰ روپیہ ہوگی۔ اسیطرح موضع اوڈرہ ضلع شیخوپورہ میں دو گھماؤں دو کنال تیرہ مرلہ زمین مبلغ -/۱۰۰۰ روپیہ میں رہن لی ہوئی ہے اور ایک مکان قیمتی -/۱۰۰۰ روپیہ ہے لہذا کل جائداد کی قیمت -/۶۰۰۰ روپیہ بنتی ہے اسکے علاوہ قادیان ضلع گورداسپور میں ایک عدد مکان اور پانچ دکانیں اور بھینی میں تین کنال زرعی زمین تھی جو اسوقت قبضہ میں نہیں ہیں۔ میں موجودہ جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں نیز میرے مرنیکے وقت جس قدر میری جائداد ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا۔ العبد۔ بقلم خود محمد عیسے موضع کالیہ ڈاکخانہ بھکل ضلع شیخوپورہ۔ گواہ شد۔ بقلم خود میاں بشیر محمد امام الصلوٰۃ کالیہ۔ گواہ شد: محمد شجاعت علی انسپکٹر بیت المال۔ گواہ شدہ عبد الرحمن پسر محمد عیسے سیکرٹری مال +

نمبر ۱۱۸۱۱ میں عبدالرشید بھٹی ولد چوہدری غلام غوث صاحب سکنہ چک ... ڈاکخانہ گنگا پور ضلع شیخوپورہ حال ڈویژنل اکونٹنٹ حافظ آباد ڈویژن محکمہ نہر لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰/۴/۶۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اسوقت میری غیر منقولہ جائداد کوئی نہیں ہے۔ میرا گذارہ میری تنخواہ پر ہے جو اسوقت مبلغ -/۱۳۷ روپے ماہوار ہے اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ نیز یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ میرے مرنیکے بعد میری کوئی اور منقولہ یا غیر منقولہ جائداد ثابت ہو تو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد۔ عبدالرشید بھٹی
گواہ شد: مولوی عبید اللہ مربی اسلام پورہ لائلپور بقلم خود۔ گواہ شدہ۔ احمد الدین زرگر سیکرٹری وصایا بقلم خود +

نمبر ۱۲۴۵ میں ملک اللہ بخش ولد ملک اللہ دتہ صاحب سکنہ دوالمیال ... بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۲/... حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ غیر منقولہ جائداد ۴ کنال زمین نہری رقبہ میرا قیمت جس کی -/۴۰۰ روپیہ ہے۔ ۳ کنال رقبہ بارانی اکال گڑھ قیمتی -/۴۵۰ روپیہ ۴ کنال زمین بارانی رقبہ گھنہ جس کی قیمت -/۲۵۰ روپیہ ہے۔ ایک مکان رہائشی پختہ کوٹھری برآمدہ باورچی خانہ وغیرہ قیمتی -/۱۵۰۰ روپیہ ہے۔ اسکے علاوہ -/۱۹/۸ گورنمنٹ کی طرف سے ماہوار پنشن ملتی ہے۔ اور میں منڈی بہاؤالدین ضلع گجرات میں کپڑے کی دکان کرتا ہوں۔ میرا گذارہ پنشن مذکورہ اور آمد بذریعہ تجارت پر ہے۔ اسکے علاوہ کوئی جائداد نہیں ہے۔ مذکورہ آمد اور جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور بعد ازاں میرے ترکہ پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد۔ ملک اللہ بخش بقلم خود۔ گواہ شد۔ جمعدار عبداللہ خان پنشنر سکنہ دوالمیال ضلع جہلم۔ گواہ شدہ۔ عبداللہ خان امیر جماعت احمدیہ بقلم خود +

نمبر ۱۲۹۴۳ میں محمد شریف ولد محمد شاہ صاحب ساکن سوداگر پورہ ڈاکخانہ قلعہ سوبھا سنگھ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹... حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد چھ کنال زمین بارانی موضع مذکور میں بلا شراکت غیرے ہے جسکی قیمت -/۲۰۰ روپیہ ہے۔ اسکے علاوہ میرا گذارہ سالانہ آمدنی پر ہے جو غیر معین ہے۔ اندازاً -/۴۰۰ روپیہ ہوگی۔ اراضی اور آمدنی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی جائداد اور ثابت ہوگی تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد۔ محمد شریف ولد محمد شاہ بقلم خود۔ گواہ شد۔ حکیم محمد فیروز الدین انسپکٹر بیت المال۔ گواہ شد: خورشید احمد انسپکٹر وصایا +

[illegible]